بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت مصطفیٰ ﷺ، مناجات اور مناقب اولیا کاملین کا حسین گلدستہ

بنام

ثنائے حبیب

محمد شہادت حسین مصباحی برکاتی
خادم التدریس دار العلوم مجاہد ملت، دھامنگر شریف، اڑیسہ

شائع کردہ
جماعت ثالثہ (۲۰۲۵ء، ۱۴۴۷ھ)
دار العلوم مجاہد ملت، دھامنگر شریف، اڑیسہ

* دعائیہ کلمات *

* سیدی وسندی آقائے نعمت نورِ دیدۂ مجاہد ملت حضور حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی قادری قبلہ دام فیضہم الجاری سجادہ نشیں خانقاہ حبیبیہ وسر براہ اعلیٰ دارالعلوم مجاہد ملت دھامنگر شریف اڑیسہ *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

نعت رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح کی غذا ، باطن کی جلا اور بخشش کا سامان ہے۔نعت ہی کے ذریعہ جانے کتنے بے مرادوں کی مرادیں پوری ہوئیں، بیماروں کو شفا ملی اور یہی نعت جانے کتنے سیاہ بختوں کی بخشش ونجات کا ذریعہ بن گئی۔

سلف سے لے کر خلف بلکہ صبحِ قیامت تک کتنے ہی خوش نصیبوں کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کی توفیق ملی اور ملتی رہے گی، اس کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم۔ انہیں میں ہمارے دارالعلوم مجاہد ملت کے استاد مولانا محمد شہادت حسین مصباحی بھی ہیں، جنہیں درس وتدریس کے ساتھ اپنے آقائے کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی مدحت سرائی کی توفیق ملی۔ امسال ۴۶ ؍واں عرسِ حضور مجاہدِ ملت کے موقع پہ ان کی نعتوں کا خوبصورت مجموعہ " ثنائے حبیب" کے نام سے شائع ہو رہا ہے، اس سے ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔

دعا ہے کہ ربِ کریم مولانا موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور تدریس وتحریر کی مزید توفیق بخشے۔ آمین بجاہِ حبیبہ سید المرسلین علیہ والہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

تقدیم

ماہر علوم وفنون، شہباز خطابت محب مکرم حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حبیبی مصباحی
شیخ الحدیث وصاحبِ منصبِ صدارت دار العلوم مجاہد ملت دھامنگر شریف، اڑیسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامدا و مصلیا و مسلما

سرورِ کون ومکاں، شہنشاہِ زمین وزماں علیہ التحیۃ والثنا، خالق کے حبیبِ اکرم اور خلق کے محبوبِ مکرم ہیں۔ آپ کی یاد میں بلبل ہی نغمہ سرائی نہیں کرتی بلکہ غنچہ وگل بھی گریباں چاک کیے ہوئے ہیں۔ صرف پروانہ ہی شیدا نہیں بلکہ شمع بھی آپ کی محبت میں گریہ کناں ہے۔ چکور ہی آپ پر فریفتہ نہیں بلکہ انگشتِ رسالت کے ایک اشارہ پر قمر بھی دو نیم ہے۔ تو سوچیے، ابوبکر وعمر، عثمان وحیدر، ابوہریرہ و ابوذر، سلمانِ فارسی، صہیبِ رومی، اور بلالِ حبشی رضی اللہ عنہم کی دیوانگی و وارفتگی کا عالم کیا رہا ہوگا، جن کے روبرو ہمیشہ ماہتابِ عرب، خورشیدِ عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رُخِ روشن اور جلوۂ زیبا ہوا کرتا تھا اور جن کی ایک جھلک کی تمنا، روح الامین کو سدرہ کی بلندی سے فرشِ گیتی پر لے آیا کرتی تھی۔ شعر

بے لقائے یاران کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

دید ہوتی اور عشاق کی عید ہوتی۔ غمِ روزگار یکلخت دور اور قلبِ حزیں کو سرور میسر ہو جاتا۔ بے تاب نگاہوں کی تشنہ کامی ختم اور قلب وروح شادکام ہو جاتی۔ محبوبِ رب العالمین، سبز گنبد کے مکیں ہو جانے کے بعد خیالِ محبوب، تصورِ جاناں اور ذکرِ حبیب ہی زخمِ جگر کا مرہم اور دردِ دل کی دوا بن گیا۔

دلِ بے تاب تری یاد سے پاتا ہے سکوں
زندگی تیرے تصور سے سنور جاتی ہے۔

محبتِ رسول یوں تو پیمانۂ نظر سے چھلکتی ہے۔۔۔مگر جب کبھی عروض کے سانچے میں ڈھل کر بابِ دہن سے نکلتی ہے تو اربابِ علم و دانش اس صنفِ سخن کو مدحتِ سرورِ کونین اور نعتِ رسولِ اکرم ﷺ کہتے ہیں۔ نعت، دراصل حبیبِ کبریا محبوبِ خدا علیہ الصلاۃ والسلام کی ذاتِ والاصفات سے عشق و محبت کے اظہار کا بہتر ذریعہ اور حسین تر وسیلہ ہے۔ اس وادی کی جادہ پیمائی اور اس صحرا کی آبلہ پائی بخت کی یاوری سے ملتی ہے۔ اختر وارشد، حامد و نوری، رضا و عینی ہی نہیں بلکہ غوث و خواجہ، رومی و جامی، رازی و غزالی اور جنید و بایزید جیسے اقلیمِ ولایت کے تاجدار اور کشورِ علم و آگہی کے شہریار بھی گلزارِ نعت کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں۔

اک تم ہی تو نہیں ہو محبت میں خستہ حال
اس راستہ میں اور بھی آشُفتہ سر ملے

معلومات کی کثرت، فکر کی وسعت، عروض کی رعایت اور طبیعت کی موزونیت عام شاعری اور قافیہ پیمائی کے لیے تو ہوسکتی ہیں لیکن میرے نزدیک نعتِ رسول کے لیے یہی عناصرِ اربعہ ناکافی ہیں۔ ان اشیاء کے ہمراہ شریعت کی پاسداری عشق و عقیدت کی فراوانی توفیقِ الٰہی اور عنایتِ رسالت پناہی بہت ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ غزل، قصیدہ، مرثیہ، قطعہ اور مثنوی کے اپنے اسلوب ہیں اور ان کی اپنی شناخت و پہچان ہے۔ لیکن نعت، ان محدود اوزان و بحور کی پابند نہیں، وہ ایک رحمت کی گھٹا ہے جو ہر صنفِ سخن پر برستی اور کشتِ سخن کو سیراب کرآتی ہے۔

یہی بات ہے شاید، ادب برائے ادب کا نعرہ لگانے والے نعت کو اردو

ادب کا حصہ نہ بنا سکے یہ ان کی فکر کی نارسائی ہے۔ ورنہ حق جو، حق گو اور حق پسند طبقہ نعتِ نبی کو ادب کا جز نہیں بلکہ ادب نواز اور ادب پرور مانتا ہے۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

شائقینِ شعروسخن کی ضیافتِ طبع کے لیے کسی اور موقع پر دلائل وشواہد پیش کیے جائیں گے، سرِ دست سامنے موجود" ثنائے حبیب" نامی کتاب، اس کے مرتب اور ناشرین کے بارے میں ہمیں کچھ عرض کرنا ہے۔ کتابِ مذکور میں حمد، نعتیں، منقبتیں اپنی فنی اور شعری عظمتوں کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ نتیجۂ فکر ہے حضرت مولانا محمد شہادت حسین مصباحی صاحب کا جو ہمارے دیرینہ دوست، دارالعلوم مجاہدِ ملت اڑیسہ کے سینیَر استاذ اور زود گو اور خوش فکر شاعر ہیں۔ سنجیدگی و متانت طبیعت کا حصہ ہے۔ تلاوتِ قرآن معمولات میں شامل ہے۔ درس وتدریس کے علاوہ شعرو سخن محبوب مشغلہ ہے۔ خصوصاً نعت گوئی سے عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔

شروع سے ہی طبیعت میں شاعری تھی، دارالعلوم ضیاء الاسلام کلکتہ سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور تک نو، دس سال کے علمی سفر میں شعر گوئی کا جذبہ پروان چڑھتا رہا اقبال و غالب کے فن پارے مطالعہ کی میز پر چھائے رہے۔ مگر جب نعت گوئی کا شوق چٹکی لینے لگا تو حدائقِ بخشش کا مطالعہ شروع کیا اور پھر حضرت رضا کے ہو کے رہ گئے۔ دبستانِ لکھنو، دلّی، چھوڑ مکتبِ بریلی کے تلمیذ بن بیٹھے۔ یہی وجہ ہے کہ موصوف کے کلام میں فکرِ رضا کی جھلک نظر آتی ہے۔

ہر چند کی فقیر قادری نے کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کیا مگر گاہے بگاہے جن کلام کے سننے کا اتفاق ہوا اس اعتبار سے یہ کہنے میں ہم حق بجانب ہیں کہ اشعار میں فکر کی پختگی معلومات کی گہرائی قدیم وجدید تراکیب کا امتزاج اور سوزِ

دروں کی تپش بطورِ خاص محسوس ہوتی ہے۔

یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ دارالعلوم ھذا کی جماعتِ ثالثہ کے طلبہ اس کی اشاعت کر رہے ہیں، اس سعادت مندی کی ہم قدر کرتے ہیں۔ اس کارِ خیر میں میرے چھوٹے لڑکے مولوی محمد نعمان رضا سلمہ بھی شامل ہیں، مزید خوشی کا باعث ہے۔ خبر ہے کہ دوسری جماعت کی طلبہ اور اساتذہ کی جانب سے امسال 46رواں سالانہ عرسِ مجاہدِ ملت میں چار، پانچ کتابیں منظرِ عام پر آنے والی ہیں۔

اس مسرت افزا خبر سے فقیر کے دل میں حضور حبیبِ ملت صاحب قبلہ، سربراہِ اعلیٰ دارالعلوم مجاہدِ ملت کے لیے عقیدت وعظمت کے جذبات بڑھ گئے کہ جن کے شبانہ روز کی جانفشانی کا نتیجہ ہے کہ یہاں کے اساتذہ کے ساتھ طلبہ بھی تدریس، تقریر اور تحریر کے ہر میدان میں نمایاں کارکردگی پیش کر رہے ہیں اور سنت، سنیت، مسلکِ اعلیٰ حضرت اور تعلیماتِ مجاہدِ ملت کو عام سے عام تر کرنے میں اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

دعا ہے کہ پروردگارِ عالم مولانا محمد شہادت حسین مصباحی صاحب، دارالعلوم کے تمام اساتذہ وطلبہ بالخصوص طلبۂ درجہ ثالثہ کی اس خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اساتذہ اور بزرگوں کا مؤدب رہ کر علمِ دین کی تکمیل کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہِ حبیبہ سید المرسلین علیہ والہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

دعا گو دعا جو

محمد حنیف حبیبی مصباحی

خادم الحدیث ومنصبِ صدارت دارالعلوم مجاہدِ ملت

دھامنگر شریف، اڑیسہ، الہند

مؤرخہ ۲۰/صفر المظفر ۱۴۴۷ھ، ۱۵/اگست ۲۰۲۵ء

باسمہ تعالیٰ وتقدس

تقریظ زمیل

ماہر علوم وفنون، استاذ العلما حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری محمد نوشاد عالم مصباحی
ناظمِ تعلیمات دار العلوم مجاہد ملت دھامنگر شریف اڑیسہ

لك الحمد یا الله والصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله

نعت گوئی ایک ایسا فن ہے جسے مشکل ترین کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک دشتِ پر خار ہے جہاں ادب و احترام، تعظیم و تکریم کا مضبوط دامن تھام کر ہوش و خرد اور فہم وادراک کے ساتھ قدم رکھنا ہوتا ہے، کیونکہ ذرا سی لغزش سے بھی متاعِ دین سلب ہو جانے کا خدشہ دامن گیر ہوتا ہے۔ بسا اوقات نعت گو کا شوقِ بے پایاں حد سے تجاوز کر جاتا ہے اور الوہیت تک پہنچ جاتا ہے خدائے بزرگ و برتر کی حمد وثنا کی کوئی حد مقرر نہیں کیونکہ وہ بے نیاز ہے۔لیکن محبوبِ کبریا سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کچھ لکھنا اور کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔نعت گوئی کی انہی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عاشقِ صادق سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

"حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور اگر کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔"

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی وثنا خوانی سعادت مندی و نیک بختی کی بات ہے بغیر محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعت کے تقاضوں کی بجا آوری ممکن نہیں۔جن لوگوں نے شریعت کا پاس ولحاظ رکھا اور عشق و

محبت میں ڈوب کر نعتیں لکھیں ان کے اشعار نے تطہیر قلب ونگاہ کا فریضہ انجام دیا۔

میرے ہم سبق اور قریبی ساتھی حضرت علامہ مولانا محمد شہادت حسین مصباحی برکاتی نے بھی نعت گوئی کی پرخار وادی میں گذرنے کی سعیٔ محمود فرمائی ہے، جس میں آپ بہت حدتک کامیاب وکامران ہیں۔ درس وتدریس سے منسلک ہونے کے باوجود شعروشاعری آپ کا ایک وصفِ خاص ہے۔

علامہ شہادت صاحب مصباحی کی فکری کاوشوں کا مجموعہ بنام" ثنائے حبیب" منظر عام جلوہ گرہورہا ہے، جس میں جہاں خدائے وحدہ لاشریک کی حمد وثنا ہے، وہیں نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشکبار ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ثنائے حبیبِ حبیب الرحمٰن یعنی سرکار حضورِ مجاہدِ ملت حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن عباسی ہاشمی رئیسِ اعظم اڑیسہ کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت کا حسین گلدستہ ہے، جس سے موصوف کا سرکار حضور مجاہد ملت سے سچی عقیدت کا بین ثبوت ہے۔

مجھے امید کامل ہے کہ" ثنائے حبیب" کا ہر شعر قارئین کے دلوں سے ٹکراتا ہوا روحوں کو تسکین بخشے گا۔

دعا ہے کہ خداوند کریم بطفیل نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موصوف کا خلوص آمیز کلام" ثنائے حبیب" کو مقبولِ خاص وعام بنائے اور آپ کے علم وعمل میں خوب برکتیں نازل فرمائے، شاعرِ دربارِ رسالت حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ وطفیل نعت گوئی کو ذریعۂ نجات اور وسیلۂ بخشش بنائے۔

آمین ایں دعا از من وجملہ جہاں آمین باد۔

دعا گو ودعا جو

محمد نوشاد عالم مصباحی

ناظم تعلیمات دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف اڈیشہ۔

۷۸۶/۹۲

تقریظ جمیل

استاذ العلما حضرت علامہ محمد اصغر علی مصباحی صاحب قبلہ
نائب صدر المدرسین دار العلوم مجاہد ملت دھامنگر شریف اڑیسہ

شاعری دلی جذبات اور قلبی احساسات کے خوب صورت پیرایۂ اظہار کا نام ہے جو مسرت سے شروع ہو کر بصیرت پر ختم ہوتی ہے۔ شاعری ایک قسم کی ساحری ہے جو انسان کے دل ودماغ پر سحر انگیز کیفیت طاری کرتی ہے۔ معلم کائنات نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے : " إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً "صحیح البخاری، حدیث نمبر (6145) اسی حقیقت کی طرف غمازی کرتا ہے۔

شعر شعور سے مشتق ہے شاعر صاحبِ فکر وشعور ہوتا ہے جو اپنے فکر وفن سے سامع اور مخاطب کے شعور کو بیدار کرتا ہے۔ شاعر ملک اور سماج کا ایک حساس فرد ہوتا ہے اس کی قوت متخیلہ زیادہ حساس اور تیز ہوا کرتی ہے وہ کائنات کی ہر چیز کو ایک مخصوص نظر سے دیکھتا ہے اور اس سے اپنے مطلب کی چیز نکال لیتا ہے اس لیے اہل عرب کہتے ہیں " اِنما سمی الشاعر شاعرا الأنہ یشعر بما لایشعر بہ غیرہ " شاعر کو شاعر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ان امور واشیا کا با آسانی ادراک کر لیتا ہے جو غیر شاعر نہیں کر پاتا ہے۔

نعت گوئی کا شمار تقدیسی شاعری میں ہوتا ہے نعت گوئی کے لیے قلبِ سلیم اور فکرِ مستقیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ نعت رقم کرنے کے لیے صرف فنِ شاعری کی واقفیت کافی نہیں بلکہ شریعت کا وافر علم بھی ضروری ہے، علم شریعت شاعر کو قدم

قدم پر ٹھوکر کھانے اور ایمان وعقیدے کے ضیاع سے بچاتا ہے۔
نعت گوئی نہایت دشوار فن ہے جو زبان و بیان کے ہنرمندانہ استعمال والتزام کی غایت درجہ حزم واحتیاط اور عشق و وارفتگی کا تقاضا کرتی ہے۔نعت گوئی کے لیے قران و حدیث، تفسیر، تاریخ، زبان و ادب اور بالخصوص سیرتِ طیبہ کا گہرا علم و مطالعہ ضروری ہے ان علوم سے واقفیت حاصل کیے بغیر کامیاب اور پائیدار نعتیہ شاعری وجود میں نہیں آسکتی۔

عصر حاضر کے ابھرتے ہوئے نعت گو شعرا میں ایک نمایاں نام حضرت علامہ محمد شہادت حسین برکاتی مصباحی صاحب قبلہ، استاد دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف بھدرک اڑیسہ کا بھی ہے جن کا پہلا شعری مجموعہ" ثنائے حبیب" منظر عام پر آرہا ہے۔

علامہ شہادت صاحب برکاتی کی نعتیہ شاعری میں زبان و بیان اور مواد و موضوعات کے لحاظ سے وہ ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں جو کامیاب نعت گوئی کے لیے ضروری قرار پاتی ہیں، ان کی نعت گوئی میں جذبات کا والہانہ پن اور عشقِ رسول ﷺ کی حرارت دلوں کو پگھلاتی ہے اور قارئین کو مسحور کر دیتی ہے۔علامہ موصوف ایک باصلاحیت مدرس، شریف النفس، صوفی مزاج، پابندِ صوم وصلوٰۃ اور عمدہ صفات وخصائل کے حامل عالم دین ہیں، درس وتدریس کے علاوہ شعر و سخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ نعت گوئی کی طرف خصوصی قلبی میلان ورجحان ہے۔تقریبا ۲۰ رسالوں سے دارالعلوم مجاہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اس کامیاب نعتیہ مجموعہ کی طباعت و اشاعت پر میں شاعرِ محترم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بارگاہ خداوندی میں روشن مستقبل کے لیے دعا کرتا ہوں۔

از — محمد اصغر علی مصباحی

نائب صدر المدرسین دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، اڈیشہ

۹۲/ ۷۸۶

تقریظِ دل پزیر

حضرت علامہ مفتی محمد عثمان شمسی صاحب قبلہ
استاذ دار العلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف اڑیسہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

چمنستانِ نعت گوئی رب قدیر نے ایسا سدا بہار بنایا ہے کہ وہ کبھی خزاں آشنا نہیں ہوا، اس کی ہر کلی مشکبار اور ہر پھول عنبر فشاں ہے۔ یہ گلشن ہر دور میں فصلِ گل و لالہ کے تصورات سے بے نیاز بہارِ جاوداں کا مسکن رہا ہے۔ اس گلشن کی سدا بہاری جہاں رب کریم کا لطفِ خاص ہے وہیں وہ فیروز بخت مدحت نگار بھی افقِ نعت پر اپنی تابندگی کا احساس دلاتے نظر آتے ہیں جنہوں نے اپنی فکر و بصیرت اور ذہن و دماغ کی بہترین توانائیاں عشقِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نذر کر دی ہیں، انہیں خوش بخت مدحان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محب گرامی حضرت مولانا محمد شہادت حسین صاحب برکاتی مصباحی زید مجدہ کا نام بھی شامل ہے۔

نعت گوئی وہ نعمتِ خداوندی ہے جو قدرت کی طرف سے بندگانِ خاص کو عطا ہوتی ہے نعت صاحب ایمان کے لیے سرمایۂ اعزاز اور وجہ افتخار ہے، نعت حکم الٰہی کی تعمیل بھی ہے اور جذباتِ عشق کی تکمیل بھی۔ آقائے نامدار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور غلاموں کا ارمغان نیاز بھی ہے اور خاصانِ کائنات کا امتیاز بھی، فکر و فن اور قرطاس و قلم کی آبرو بھی ہے اور دامن رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وابستگی کا مستحکم ذریعہ بھی۔ ہر عہد اس کا عظمت شناس اور ہر صدی اس کی

رفعت آشنا ہے۔نعت گوئی کی سعادت ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتی بلکہ جس پر خدا کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے وہی اس جادہ حسین پر گامزن ہوتا ہے۔

حضرت مولانا محمد شہادت حسین صاحب برکاتی مصباحی اس لحاظ سے یقیناً قابل مبارک باد ہیں کہ جہاں وہ ایک ذی استعداد عالم دین اور قابلِ قدر مدرس ہیں، وہیں قسامِ ازل نے انہیں نعت گوئی کا حسین سلیقہ بھی عطا فرمایا ہے۔درس و تدریس کے ساتھ کشتِ سخن کی آبیاری بھی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ موصوف کی اولیں شعری کاوش بنام "ثنائے حبیب" بہت جلد زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنے والی ہے۔قلتِ وقت کے باعث میں اس مجموعہ کا مطالعہ تو نہ کر سکا لیکن مختلف اوقات میں ان کا کلام سننے کی سعادت ضرور حاصل ہوئی جس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ انہوں نے نعت شاعرانہ تفاخر یا فکر و فن اور نقد و نظر کے لحاظ سے اپنی محنت کی داد پانے کے لیے نہیں لکھی بلکہ ان کے پیشِ نظر فقط وہ جذبہ عشق رسول ﷺ ہے جو خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیتا ہے اور ایک تہی دامن کو بلند درجات سے ہمکنار کر دیتا ہے۔انہوں نے فنی ریاضت پر ناز کرنے کے بجائے عقیدت و محبت کو ترجیح دی ہے، کیونکہ انہیں یقین ہے کہ ان کے دامن میں فقط آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی وہ واحد متاعِ عزیز ہے جو رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہِ عرش وقار میں مقبول ہو کر ان کی دینی اور دنیاوی سرخروئی کا باعث بن سکتی ہے۔میں انہیں ان کی پہلی شعری کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس امید اور یقین کے ساتھ کہ ان کا شعری سفر اسی طرح جاری رہے گا اور ہر گزرنے والے دن کے ساتھ ان کا طائرِ فکر بلندیوں کی طرف گامزن رہے گا۔

تاثر

الحمد للہ والشکر لہ علی احسانہ وتوفیقہ والصلاۃ والسلام علی افضل رسلہ وحبیبہ وعلی آلہ واصحابہ الذین قاموا دوما بتمدیحہ وتوصیفہ

قدرت نے فطرت انسانی کو مختلف کمالات ومتفرق خصوصیات بخشے ہیں ان میں اک کمال سخن طرازی ومضمون آفرینی ہے پھر جملہ اصناف سخن میں نعت گوئی مشکل ترین اور سب سے زیادہ حزم واحتیاط کا متقاضی صنف سخن ہے۔

عرفی شیرازی فرماتے ہیں :

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است، نہ صحرا
آہستہ رو کہ بردم تیغ است قدم را
ہشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن
مدح شہ کونین و مدح کے وجم را

کیونکہ اس میں صرف اپنے جذبات واحساسات کو منظوم شکل دے دینا کافی نہیں ہوتا بلکہ اس میں انھی مضامین کا بیان ناگزیر ہوتا ہے جو شرعی تقاضوں کے عین مطابق ہوں اور اصول مدحت کی کسوٹی پر کھرے اترتے ہوں۔

اسی لیے تو نعتیہ ادب کے نقد نگاروں کا اس پر اجماع ہے کہ یہ راستہ بال سے باریک تر اور تلوار سے زیادہ تیز ہے کیونکہ اس میں ادنی سے نقص کا در آنا یا بے جا غلو کا اشتراک کلام کو توہین یا شرک کے زمرے میں داخل کر دیتا ہے جس سے مدح، قدح کی صورت اختیار کر جاتا ہے اور بجائے نعمت کے زحمت بن کر رہ جاتا ہے۔

اب یہاں پہنچ کر ہم کہنا چاہیں گے نعت گوئی سر بسر توفیق ایزدی ہے کہ

اس کے بغیر اس میدان میں حزم واحتیاط کے ساتھ طبع آزمائی متصور نہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ویسے تو زبان و بیان، تشبیہات و استعارات کو شاعری کی جان سمجھا جاتا ہے لیکن ان کا استعمال متوازن ہو تو شاعری اور بھی پر لطف ہو جاتی ہے اور سب سے بڑی بات ممدوح سے والہانہ محبت اور غایت درجہ عقیدت روح شاعری ہے یہیں سے چمن سخن کی آب پاشی ہوتی ہے پھر منظوم مدحت کے گل و لالہ کھلتے ہیں اور مشام عشق کو معطر معطر کرتے نظر آتے ہیں۔

عہد صحابہ سے لے کر آج تک جتنے شعرائے نعت ہوئے ہیں خواہ وحسان ابن ثابت ہوں یا ابن رواحہ، جامی ہوں یا بوصیری، سعدی ہوں یا شیرازی، خسرو ہوں یا رضا، ارشد ہوں یا اختر سب کی شخصیات و شاعرانہ صلاحیتوں میں یہی چیز مشترک نظر آتی ہے۔

انھی قد آور مقبول بارگاہ شعرائے نعت کے چمنستان افکار و تخیلات کے خوشہ چیں استاذ گرامی مفکر ملت حضرت علامہ شہادت حسین مصباحی برکاتی صاحب قبلہ متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہ بھی ہیں جو صوبۂ اڈیشا کے مرکزی درسگاہ دارالعلوم مجاہد ملت کے لائق و فائق سینیئر استاذ ہیں۔ اک لمبے عرصے سے رہ نعت کے راہی اور طبع آزما ہیں آن لائن (واٹس ایپ) کئی نعتیہ حلقوں میں گزشتہ کم وبیش چار پانچ سالوں سے مستقل ان کی شاعری دیدہ نواز ہوتی رہی ہے اور آج الحمد للہ یہ بتاتے ہوئے خوب شادمانی ہو رہی ہے کہ" ثنائے حبیب" کی صورت میں ان کا ایک خوبصورت مجموعۂ نعت و منقبت منظر عام پر آیا چاہتا ہے۔

بالاستیعاب تمام کلاموں کی قرآت کا شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ سبحان اللہ حضرت موصوف کی شاعری میں خلوص کی مہک، عشق کی چمک، زبان کی صفائی، بیان کی سادگی، الفاظ کا رکھ رکھاؤ، تراکیب کی چاشنی، استعارہ سازی اور محاورات کا

ادیبانہ استعمال ہے۔ لسانی تعمل کا یہ اظہار ان کے مشق و ممارست اور زبان و بیان سے واقفیت کا ثبوت دیتا ہے۔

بطور مثال یہ چند اشعار ملاحظہ ہوں :

ان کے در سے دور ہونا، ہے فنائے زندگی
نام پر مرمٹنا ان کے، ہے بقائے زندگی

ڈوب جانا ان کی یادوں میں، ادائے زندگی
ان کی دہلیز کرم میں ہے ضیائے زندگی

ان کی خاطر ہی خدا نے ہے بنائی کائنات
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سارے عالم کی بِنائے زندگی

ہے عیاں سرکار پر میرا ہر اک رازِ نہاں
کیا سناؤں میں کسی کو رازہائے زندگی

ڈھانپ لیتی ہے گنہگاروں کو رب کے فضل سے
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے رحمت، ردائے زندگی

اے ”شہادت!“ آخری دم تک رہے یہ مشغلہ
مدحتِ شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے ثنائے زندگی

ان اشعار میں ورادت قلبی کے ساتھ ساتھ عقیدتوں کے ایسے پھول کھلائے گئے ہیں جن کی نکہتوں سے عاشق رسول کا سینہ ہر آن مشک بور ہتا ہے۔

نیز

ہیں حسیں جذبات ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں
نعت کی سوغات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ہے نوازش مصطفیٰ کی، دل میں آتے ہیں سدا
طیبہ کے لمعات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ہے کرم سرکارِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، جو آئے کام یہ
قلب کے جذبات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

دھو رہی ہے معصیت کے میل کو دل سے مرے
وہ حسیں برسات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

اے "شہادت" اس چراغِ علم و عرفاں کا حسیں
دل ہوا مشکوٰۃ، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

مذکورہ اشعار میں ردیف کو نبھانے کے لیے جس فضا بندی کی ضرورت تھی اس تقاضے کو حضرت نے خوب پورا کیا ہے جو ان کی سخن فہمی کی صلاحیت اور رموز شعر سے آشنائی کو اجاگر کرتا ہے۔ نیز ان میں شاعرانہ لطافت اور دل آویزی کی جو مثال پیش کی گئی ہے وہ قابل دید بھی ہے اور قابل داد بھی۔

مزید طوالت کلام سے گریز کرتے ہوئے یہ عرض ہے کہ حضرت کا یہ خوبصورت مجموعۂ نعت و منقبت " ثنائے حبیب " آپ قارئین کے پیش نظر ہے۔ مطالعہ کریں اور اپنے دیدہ و دل کو منور کریں اور دیکھیں کہ جب تائید الٰہی دستگیر ہوتی ہے تو شاعر کیسے تلوار کی دھار پر مستانہ وار چلتا ہوا رضائے الٰہی اور خوشنودی رسول کی منزل سے ہمکنار ہوتا ہے اور دارین میں سرخروئی کا سامان فراہم کرتا ہے۔

دعا ہے رب قدیر اس مجموعے کو قبولیت دوام بخشے حضرت کے علم و عمل، فکر و فن کو مزید بالیدگی عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالاشرف محمد صابر حسین رضوی مجاہدی

5 ربیع الآخر 1447 ھجری، یکشنبہ

اظہار تشکر

باسمہ تعالیٰ و تقدس

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ واولیائہ وعلمائہ الھادیین المھدیین اجمعین

نعت گوئی سنت رب العالمین ہے، لہذا نعت گوئی کے لیے قلب ونظر، فکرودماغ، عشق ومحبت کی طہارت ضروری ہے۔

میں کوئی خوش آواز نہیں ہوں لیکن تنہائیوں میں حدائق بخشش پڑھنے کا قلبی شوق رہتا ہے۔ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد ضلع دارجیلنگ کے شہر باگ ڈوگرا میں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا۔ وہیں استاذ الشعرا حضرت مولانا مبارک حسین رضوی پورنوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی مسجد کی امامت فرما رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے نعت گوئی پر مجھے برانگیختہ کیا۔ اور نعت گوئی کے کچھ بنیادی اصول وآداب اور بحروں کی طرف رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ میں اس راہ پر گامزن ہو گیا۔ یونہی وہ گاہے بہ گاہے رہنمائی فرماتے رہے۔ مگر فقط ایک دو ماہ ان کی رفاقت و رہنمائی نصیب ہو سکی اور وہ داغ مفارقت دے گئے۔

لیکن جب میں نعت گوئی کی پاکیزہ مگر سنگلاخ راہوں پر چلا تو چلتا رہا۔ جب فکر، مدینہ طیبہ کی طرف پرواز کرتی تو دو چار اشعار کہہ لیتا۔ کچھ یونہی ناقص سلسلہ جاری تھا۔ عرصہ دراز تک فنِ نعت گوئی وشاعری کا مجھے کوئی اور استاذ ورہنما نہ مل سکا، جس کے سبب اس کی صحیح سوجھ بوجھ حاصل نہ ہو سکی۔

بہرحال لاک ڈاؤن کے ایام چل رہے تھے۔ دارالعلوم مجاہد ملت دھامنگر شریف میں ہی قیام تھا، ہم تمام اساتذۂ دارالعلوم مجاہد ملت کی عصرانہ چائے کی مجلس میں عزیزِ گرامی استاذ الشعرا مفتی صابر حسین مجاہدی تشریف لائے۔ میں نے ان سے

کہا کہ مجھے بھی اپنے واٹس ایپ نعتیہ بزم میں شامل کر لیجیے۔انہوں نے فی الفور مجھے "کشتِ سخن" کے گروپ میں ایڈ کرلیا۔اور میں الحمدللہ اسی دن سے ہفتہ واری مصرعوں پر نعتیہ اشعار وکلام کہنے لگا۔فی الحال کشتِ سخن کے علاوہ بزم حسان،فنِ شاعری، اسیرانِ نعت اور بزم فخرِ ازہر میں مستقل اوران کے علاوہ بھی دوسرے گروپس ہیں، جن میں نعت گوئی کی خوشبو سے مشام فکر معطر کرتا رہتا ہوں۔

آج الحمدللہ حمد، نعت اور منقبت کے کئی سو کلام موبائل میں محفوظ ہیں۔ قارئین کرام دعائیں فرمائیں یہ مبارک کام تادم واپسیں رواں رہے۔

اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے اوراس کے حبیب، آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کروڑوں احسان ہے کہ امسال 46رویں" عرس حضور مجاہد ملت" کے پر بہار موقع پر میرا ایک حسین نعتیہ گلدستہ بنام" ثنائے حبیب" قارئینِ کرام کی زینتِ نگاہ ہونے والا ہے۔

جانشینِ سرکار مجاہد ملت پیر طریقت رہبر شریعت حضور حبیبِ ملت سید غلام محمد حبیبی قادری دام اقبالہم القدسیہ کاممنون کرم ہوں کہ حضرت نے دعائیہ کلمات سے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔حضرت کا سایۂ ہمایوں ہمارے سروں پر سدا قائم رہے۔محب مکرم حضرت علامہ محمد حنیف حبیبی مصباحی رئیس الاساتذہ بھی قابلِ سپاس ہیں کہ انہوں نے تقدیم تحریر فرما کرمیرے بازوؤں کوقوت عطا کی۔حضرت حافظ وقاری علامہ محمد نوشاد عالم مصباحی ناظم تعلیمات،حضرت علامہ اصغر علی مصباحی نائب صدر،حضرت مفتی محمد عثمان شمسی صاحبان کا بھی شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے خوب صورت تقریظات رقم فرما کرمیری حقیر کاوشوں کوسند اعتبار عطا فرمائی۔ان کے علاوہ جملہ اساتذہ دارالعلوم مجاہد ملت کا سپاس گزار ہوں کہ یہ حضرات گاہے بہ گاہے میرا کلام مجھ سے سماعت فرمالیا کرتے ہیں اور محبتوں کے ساتھ داد وتحسین

سے نوازتے رہتے ہیں، جو میرے سفرِ نعت گوئی میں سنگِ منزل کا کام کرتی ہے۔

میں عزیز گرامی مفتی صابر حسین مجاہدی کا بالخصوص ممنون کرم ہوں کہ موصوف میرے تمام کلام پر نظر ثانی کا گراں بار فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر منصور فریدی، شاہد رضا شاہ جہاں پوری، مبارک حسین اڑیسوی، پیر عبدالرقیب رحمانی، مفتی نعمان عاطر مقیمی، رحمت لطیفی، غلام فرید واصل اور واٹس ایپ گروپس کے تمام احباب کا مشکور و سپاس گزار ہوں، مولانا محمد یوسف رضوی کا تہِ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے میری موبائلی تحریروں کو کاپی کرکے کمپیوٹر کے ذریعے خطِ نستعلیق میں تبدیل کرکے باضابطہ کتاب کے تمام لوازمات کے مشکل ترین کام انجام دیے۔

درجۂ ثالثہ کے جملہ طلبہ (جو امسال دستار قرأت سے مستفیض ہو رہے ہیں) قابل ستائش ولائق سپاس ہیں کہ کتاب کی طباعت واشاعت کا گراں صرفہ اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھا ہی نہیں لیا بلکہ مجھ کو اس کی طباعت واشاعت کرانے پر لا کھڑا کیا۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے طفیل اس اولیں کاوش" ثنائے حبیب" کو مقبول خاص وعام فرمائے اور میری، میرے اساتذۂ کرام، والدین کریمین، بھائیوں، بہنوں اور اہل خانہ کی بخشش کا وسیلہ و ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

از — محمد شہادت حسین مصباحی برکاتی

خادم التدریس دارالعلوم مجاہد ملت

دھامنگر شریف اڑیسہ

نقد و تاثر

ماہر فصاحت و بلاغت مفتی محمد نعمان عاطر الحسنی مقیمی پاکستان

نعت گوئی دراصل "کلام کی طہارت" اور "دل کی اخلاصیت" کا نام ہے یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے محفلِ میلاد کو ایک روحانی گلشن، ایک ازلی بہار اور ایک خسروی جشن قرار دیا ہے۔ اس کلام کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ ہر شعر میں تلمیح، مراعات النظیر، تضاد، مبالغہ، ترصیع اور صنعت تکرار کی جھلک نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ صوفیانہ اصطلاحات جیسے جلوہ، نور، تازگی، عشق، فیضان وغیرہ نے اسے محض ادبی نہیں بلکہ روحانی بیانیہ بنا دیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ہے جہانِ رنگ و بو میں دلکشی میلاد کی
خُلد میں بھی ہے بہار و تازگی میلاد کی

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے جہانِ رنگ و بو یعنی کائناتِ محسوس کو محفلِ میلاد کے جلووں سے آراستہ بتایا ہے پھر بہارِ خلد کا ذکر کر کے واضح کیا کہ میلاد کے انوار محض زمینی یا فانی نہیں بلکہ اخروی اور ابدی بہار کا سرچشمہ ہیں یہ صنعتِ تضاد ہے کہ زمینی بہار اور اخروی بہار دونوں میلاد سے شاداب ہیں۔

جلوۂ میلاد سے ہونے لگا دل تابناک
دوستوں میں بات جب چلنے لگی میلاد کی

یہاں تجلی اور نورانیت کا تصور ہے دل تابناک صوفیانہ اصطلاح میں قلبِ سلیم ہے جو ذکرِ مصطفی ﷺ سے روشن ہو جاتا ہے دوسرے مصرعے میں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے محفل کے مجلسانہ ذوق کو دکھایا، گویا میلاد محض انفرادی ذکر نہیں بلکہ اجتماعی کیف ہے یہاں صنعتِ مراعات النظیر (جلوہ، تابناک) نے حسن پیدا کیا۔

* ماہ و انجم، کہکشاں ہو یا کہ ہو مہرِ مبیں *
* ہر طرف پھیلی ہوئی ہے روشنی میلاد کی *

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے کائنات کے تمام انوار کو میلاد کی ضیا کا پرتو قرار دیا یہ تلمیح ہے ان احادیث کی طرف کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے بھی تھا یہ صوفیانہ نکتہ "اولیت نور محمدی" ہے عروضی طور پر مراعات النظیر (ماہ، انجم، کہکشاں، مہر) ایک ہی نوع سے تعلق رکھتے ہیں۔

* کعبہ و افلاک پر، جھنڈے ہیں شرق و غرب میں *
* کیا عظیم الشان ہے یہ خسروی میلاد کی *

یہ مصرع دراصل ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات کی تلمیح ہے جھنڈے گویا عالمگیر جشن کا استعارہ ہیں خسروی لفظ یہاں ملوکیتِ روحانی کو ظاہر کرتا ہے کہ میلاد دربارِ الٰہی کی بادشاہی کا اعلان ہے۔

* عشقِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظارہ دیکھ لو اے نجدیو! *
* بام و در پر نصب ہے جھنڈی ہری میلاد کی *

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے عشق و عداوت کا تقابل کھینچا اے نجدیو! دراصل وہابی ذہنیت پر تعریض ہے جو میلاد کی مخالفت کرتے ہیں لیکن قبلہ شہادت مصباحی صاحب اعلان کرتے ہیں کہ ہر بام و در پر سبز جھنڈی میلاد کی ہے یہ صنعتِ تضاد اور صنعتِ انشاء (خطاب) کا حسین امتزاج ہے۔

* نجدیت گریہ کناں ہے مثلِ شیطانِ رجیم *
* اہلِ سنت کے گھروں میں ہے خوشی میلاد کی *

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے تضاد کے ذریعے مخالفین کی شکستگی اور اہل سنت کی سرشاری دکھائی "مثلِ شیطانِ رجیم" ایک سخت تعریضی تشبیہ ہے

جو میلاد دشمنوں کی اصل کیفیت کو ظاہر کرتی ہے اس کے برعکس خوشی کو اہلِ سنت کے گھروں کا عنوان بنا کر صنعتِ تضاد کا اعلیٰ استعمال کیا۔

* پیش کرتا ہوں وہی اک راگ میں ان کے حضور *
* بھا گئی ہے جو پیا کو راگنی میلاد کی *

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے محفلِ میلاد کو راگ اور راگنی سے تشبیہ دی ہے جو ہندی شعری روایت سے ماخوذ ہے پیا سے مراد حضور جانِ جاناں ﷺ ہیں اور راگنی ان کی نعت ہے جو عاشق کے دل سے بے ساختہ نکلتی ہے یہ صنعتِ حسنِ تعلیل ہے کہ نعت کی روانی کو عشق کا راگ کہا گیا۔

* پھیکا پڑ سکتا نہیں اس کی جدیدیت کا رنگ *
* حشر تک باقی رہے گی تازگی میلاد کی *

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے جدیدیت اور تازگی کی اصطلاحات سے بتایا کہ میلاد کا رنگ کبھی پرانا نہیں ہوتا یہ ایک عرفانی دوام ہے دراصل یہ شعر بقاء بالنبی ﷺ کے صوفیانہ عقیدے کی تعبیر ہے کہ ذکرِ مصطفی ﷺ ہر دور میں زندہ و تازہ ہے پس اس کا ذاکر بھی ہر دور میں زندہ و تابندہ ہے۔

* گلشنِ تمدیح میں ہے بارشِ عشق و وفا *
* پندرہ سو سالوں سے جاری دلکشی میلاد کی *

یہاں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے گلشنِ تمدیح کا استعارہ استعمال کیا بارشِ عشق و وفا دراصل فیضانِ نبوی ہے جو قلوب پر نازل ہوتا ہے پندرہ صدیوں کے بعد بھی اس بہار کا تسلسل اس بات کی دلیل ہے کہ میلاد کا فیضان کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

* آ گئے قرطاس پر اشعار ان کی نعت کے *
* اے شہادت دل میں جب محفل سجی میلاد کی *

سبحان اللہ مقطع میں قبلہ شہادت مصباحی صاحب نے اپنے تخلیقی عمل کو بیان کیا یہ صنعتِ حسنِ تعلیل ہے اشعار کا نزول قلم کے زور سے نہیں بلکہ دل میں میلاد کی محفل سجنے سے ہوا گویا تخلیقِ نعت ایک وجدانی کیفیت ہے جسے صوفیاء فیضانِ لدُنّی کہتے ہیں۔

المختصر یہ کلام فنونِ بدیع اور صناعاتِ شعری کا حسین امتزاج ہے جہاں ہر شعر محفلِ میلاد کے جمالیاتی اور روحانی پہلو کو نمایاں کرتا ہے صوفیانہ زبان (جلوہ، نور، عشق، دل تابناک)، کلاسیکی صنعتیں (تضاد، تلمیح، ترصیع، مراعات النظیر) اور معاصر اصطلاحات (جدیدیت) مل کر اسے ایک ایسا عرفانی نغمہ بنا دیتی ہیں جو نعتیہ شاعری کے سرمائے میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔

حمد و مناجات

یارب! عطا ہو مجھ کو بھی عرفان حمد کا
فکر و خیال و خامہ، قلمدان حمد کا

اللہ! کردے مجھ پہ بھی فیضان حمد کا
" آیا ہے میرے دل میں جو ارمان حمد کا"

مخمور ہو کے لکھتا رہوں نعتِ مصطفیٰ
مجھ کو پلا دے بادۂ عرفان حمد کا

توصیف کا سلیقہ نہیں گرچہ یا خدا
لایا ہوں میں سجا کے یہ گلدان حمد کا

کھلتے ہیں جس میں نعت ومناقب کے پھول خوب
ہم نے لگا لیا ہے وہ بُستان حمد کا

گلشن، گلاب، غنچہ، کلی اور پنکھڑی
یکجا میں کر رہا ہوں یہ سامان حمد کا

دیوان ہیں بڑوں کے ''شہادت'' بڑے بڑے
چھوٹا سا اک ہو تیرا بھی دیوان حمد کا

حمد و مناجات

خدایا!!! تو ایسا سوالی بنا دے
مدینے کا مجھ کو بھکاری بنا دے

بنا دے مدرس، خطیب و مبلغ
خدا ! دینِ احمد کا داعی بنا دے

نگاہوں میں تفسیرِ قرآں ہو میری
مجھے بھی سیوطی و رازی بنا دے

رہوں میں مگن ذکرِ شاہ امم میں
غزالی و جامی و سعدی بنا دے

لکھوں نعتِ سرکارِ اقدس ہمیشہ
غلامِ رضا اور نوری بنا دے

حدیث مبارک کی خدمت کروں میں
مرے عزم وہمت کو عالی بنا دے

نبی کے طفیل و کرم سے، مجھے بھی
زمانے میں یا رب!!! مثالی بنا دے

میں چلتا رہوں ان کے اسوہ پہ ہر پل
مجھے سنتوں کا تو عادی بنا دے

اگرچہ میں جنت کے لائق نہیں ہوں
مگر مجھ کو دوزخ سے ناجی بنا دے

الٰہی !!! تہی دست و بے زر ہوں گرچہ
مجھے زائر طیبہ، حاجی بنا دے

غلام نبی، نیک، دیں کے سپاہی
تو بچوں کو میرے نمازی بنا دے

ہر اک خیر و شر ہے ترے زیر قدرت
مری زندگانی کی بگڑی بنا دے

ہوں گرچہ گناہوں میں محصور ہر پل
"خدا!!! زندگی کو تو اچھی بنا دے"

چراغ محبت کو دل میں جلا کر
درودوں ، سلاموں کا عادی بنا دے

عطا کر دے ایمان پر استقامت
مجھے راہِ جنت کا راہی بنا دے

گواہی دے وحدت ، رسالت کی ہر آن
"شہادت" کو ایسا تو ساتھی بنا دے

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

نور پھیلا حضور یاد آئے
چمکی دنیا حضور یاد آئے

گھر میں آیا حضور یاد آئے
گھر سے نکلا حضور یاد آئے

خوف چھایا حضور یاد آئے
غم نے گھیرا حضور یاد آئے

غم سے پُر، بے وفا یہ دنیا سے
"دل جو ٹوٹا حضور یاد آئے"

جب تخیل میں روضۂ انور
جگمگایا حضور یاد آئے

باغِ ہستی کا جب ہر اک غنچہ
لہلہایا حضور یاد آئے

جب بھی قرآں، حدیث وسنت کا
درس پایا حضور یاد آئے

سیدوں کے حسین چہرے کو
جوں ہی دیکھا حضور یاد آئے

اے مجاہد! تمھارے در پر، میں
جب بھی آیا حضور یاد آئے

اے "شہادت!" غمِ زمانہ نے
جوں ہی گھیرا حضور یاد آئے

نعت پاک

مولا کا ملائک کا طریقہ ہے مرے پاس
کیا خوب درودوں کا خزانہ ہے مرے پاس

کیا قیمتی جوہر کا نگینہ ہے مرے پاس
دیدارِ شہہِ دیں ﷺ کی تمنا ہے مرے پاس

مقبول مری ہوں گی عبادات و دعا بھی
"سرکار دوعالم کا وسیلہ ہے مرے پاس"

تعظیم کریں گے مری، مرقد میں فرشتے
عشقِ شہہِ لولاک کا تمغہ ہے مرے پاس

منجدھار میں غرقاب نہ ہوگا مرا بیڑا
ہے نجم مرے پاس، سفینہ ہے مرے پاس

کیوں نجدی، وہابی سے رہے کوئی تعلّق
سرکارِ رضا خاں کا عقیدہ ہے مرے پاس

ہے عشقِ صحابہ بھی ادب بھی ہے حیا بھی
تہذیب و تمدن ہے سلیقہ ہےمرے پاس

سنت ہے پیمبر ﷺ کی شریعت کا حوالہ
تفسیر ہے قران ہے معنیٰ ہے مرے پاس

کیوں کر ہو "شہادت" کو حوادث کا کوئی ڈر
سلطانِ دو عالم ﷺ کا نواسہ ہے مرے پاس

نعت پاک

نعتِ شہ ﷺ سے ہوئے معتبر سیکڑوں
تھے زمانے میں جو بے ہنر سیکڑوں

شمعِ حق ہیں چراغِ محبت ہیں، وہ
"روز مٹتے ہیں سرکار پر سیکڑوں"

دید سے ان کی ہوتے ہیں کچھ فیض یاب
دیکھتے ہیں مدینہ مگر سیکڑوں

سب سے پرنور ٹھہرے گا روئے نبی
گرچہ ہو جائیں شمس و قمر سیکڑوں

سرورِ دین و دنیا کے دربار میں
بھیک کو ہیں کھڑے تاجور سیکڑوں

شہرِ طیبہ کی نہضت ہے بے شک جدا
ہیں جہاں بھر کے یوں تو سفر سیکڑوں

کعبۂ قلب و جاں! سب سے اعلیٰ ہے تو
شہرِ مکہ میں ہیں یوں تو گھر سیکڑوں

اے شہنشاہِ کون و مکاں! آپ پر
ہوں درودوں کے لعل و گہر سیکڑوں

کر نہیں سکتے انصاف "فاروق" سا
ہوں اگر چہ جہاں میں عمر سیکڑوں

جان دیتے ہیں عشاقِ شاہِ ہدیٰ ﷺ
نورِ دندان و رخسار پر سیکڑوں

ان ﷺ کی مدحت کے صدقے درونِ جناں
اے "شہادت!" ملے تجھ کو گھر سیکڑوں

منقبت در شان اہلِ بیت

ہے بہارِ خلد بہرِ مدح خوانِ اہل بیت
مژدۂ دوزخ ہے تم کو شاتمانِ اہل بیت

بے زباں سے کیا بیاں ہو داستانِ اہل بیت
ہے کلامِ پاک میں جب ذکر و شانِ اہل بیت

تیشۂ اعدائے دیں سے کربلا کی خاک پر
"کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلِ بیت"

ان کی قدر و منزلت پر، ان کی شان و بان پر
کرتے ہیں جانیں نچھاور عاشقانِ اہلِ بیت

مجھ پہ بھی چشمِ عنایت ایسی فرمائیں حضور
حشر تک ہوں میری نسلیں خادمانِ اہلِ بیت

شوق ہے کیسا، عبادت کا، عدو کے درمیاں
ہے تلاوت، ذکرِ حق ہے بر زبانِ اہلِ بیت

آبیاری خون سے ایسی ہے کی شبیر نے
آج تک شاداب ہے ہر گلستانِ اہلِ بیت

تجھ سے راضی ہوں گے آقا اور خدائے پاک بھی
رہ "شہادت" زندگی بھر مدح خوانِ اہل بیت

نعت پاک

ان کی یادوں کا سویرا ہو، اگر کوئی نہ ہو
جز شہِ دیں مرا محبوبِ نظر کوئی نہ ہو

"لِی مَعَ اللّٰہ" سے ظاہر ہے تمھاری قربت
جز خدا، ساتھ ابوبکر و عمر کوئی نہ ہو

باعثِ خلقتِ عالم ہے تری ﷺ ذاتِ رفیع
میرے سرکار ترے مثل بشر کوئی نہ ہو

تیرے رخسار کی تابانی کی ہو کیا تشبیہ
رخِ پر نور سا خورشید و قمر کوئی نہ ہو

ہو تو ہو کیسے بھلا، تاب ہے کس میں اتنی
عرشِ اعظم کی طرف اور سفر کوئی نہ ہو

کاش! ہو جائے مری آہ میں ایسی تاثیر
"وہ مرا نالہ نہیں جس میں اثر کوئی نہ ہو"

مجھ "شہادت" کی ہے فریاد خدارا سن لو
جز تمھارے مرا مشتاقِ نظر کوئی نہ ہو

منقبت درشان مخدوم اشرف جہانگیر

ہیں ترے خُلق پرضیا اشرف
پیاری پیاری تری ادا اشرف

دشمنوں کا اگرچہ حلقہ ہو
ذکر کرتا رہوں ترا اشرف

چشمِ بے تاب کی تمنا ہے
"رخ سے پردہ ہٹے ذرا اشرف"

فیض نانا سے ہے ملا تم کو
خیر خواہی کرو ذرا اشرف

قادیانی، وہابی، نجدی سب
ہیں بُرے اور بے وفا، اشرف!

تندرستی ملے مریضوں کو
"نیر" رکھتا ہے جب شفا اشرف

کیجیے پوری اپنی شفقت سے
چشمِ پر نم کی التجا اشرف

اس کی نسلیں ہوں دین پر قائم
ہے "شہادت" کا مدعا اشرف

منقبت درشان مخدوم اشرف جہانگیر

پُرکشش آپ کا کردار ہے شاہِ سمناں!
کہ فدا آپ پہ سنسار ہے شاہِ سمناں!

غم کے ماروں کا تو غم خوار ہے شاہِ سمناں!
دشمنِ دیں پہ تو تلوار ہے شاہِ سمناں!!!

دیکھ کر اہلِ عقیدت کو یہ کہنا ہی پڑا،
"رشکِ جنت ترا دربار ہے شاہِ سمناں"!

قلبِ مضطر پہ مرے، چشمِ عنایت کردے
عشق میں تیرے گرفتار ہے شاہِ سمناں!

اک کچھوچھہ ہی نہیں، ہند کا گوشہ گوشہ
تیرے فیضان سے گلزار ہے شاہِ سمناں!

تاجدارانِ زمانہ میں ہے گنتی اس کی
جس کے سر پر تری پیزار ہے شاہِ سمناں!

نیر کے قطرے اِسے خواب میں لا کر دے دے
یہ "شہادت" ترا بیمار ہے شاہِ سمناں!

منقبت درشان شہدائے کربلا

زندگی ہے سر خمیدہ کربلا کی خاک پر
بندگی کا ہے اجالا کربلا کی خاک پر

عشقِ آقا کا ہے جلوہ کربلا کی خاک پر
اور شہادت کا سویرا کربلا کی خاک پر

اس کا رتبہ سجدۂ شبیر سے اتنا بڑھا
"چرخ کا جھکتا ہے ماتھا کربلا کی خاک پر"

دیکھ لیں اہلِ زمانہ، مصطفائی چرخ کا
ہے حسیں روشن ستارہ کربلا کی خاک پر

جو نجاتِ اخروی کا ہے سبب محشر کے دن
ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ سفینہ کربلا کی خاک پر

کشتِ دیں کی آبیاری کے لیے شبیر نے
خون کا دریا بہایا کربلا کی خاک پر

جس کی خوشبو سے معطر ہے مشامِ قلب و جاں
اس نے وہ غُنچہ کھلایا کربلا کی خاک پر

اے "شہادت!" سجدۂ مولا تعالی کے لیے
مصطفیٰ کا ہے نواسہ کربلا کی خاک پر

نعتِ پاک

چلنے لگی ہیں فکر پہ مدحت کی ہوائیں
الفاظ پہ معنیٰ پہ ہیں ندرت کی ہوائیں

کیا خوب ہیں محبوب ہیں رحمت کی ہوائیں
طیبہ کو لیے جاتی ہیں شفقت کی ہوائیں

غنچے دلِ مضطر کے مرے کھلنے لگے ہیں
"پھر آنے لگیں شہرِ محبت کی ہوائیں"

ہے پیشِ نظر میرے، وہ دہلیزِ مکرم
آنے لگی ہیں اس کی عنایت کی ہوائیں

کچھ فرق نہیں کرتا ہے عشاق کا احساس
طیبہ کی ہوا ہے، کہ ہیں جنت کی ہوائیں

دل اپنا معطر ہے گلستانِ حرم سے
کیا شان سے اٹھتی ہیں وہ نکہت کی ہوائیں

اب دوشِ عنایت پہ "شہادت" کو بٹھالیں
اے شہرِ حرم! تیری وہ برکت کی ہوائیں

نعت پاک

شاہ کے در کی گدائی پوچھ مت
مصطفیٰ کی بادشاہی پوچھ مت

لفظِ "لا" سنتا نہیں ہے کوئی بھی
" مصطفیٰ کی خیرخواہی پوچھ مت"

دم زدن میں بیکسوں کی ہے مدد
شاہِ دیں کی دست گیری پوچھ مت

ان سے ہی ہے دو جہاں کی لَو لگی
مفلسوں کی بے نوائی پوچھ مت

نام پر ان کے ، ہیں کٹتی گردنیں
لذتیں عشق و وفا کی پوچھ مت

اہلِ خندق ہوگئے آسودہ سب
برکتیں جابر کے گھر کی پوچھ مت

دیدِ حق کی سرفرازی واہ واہ!
لا مکاں کی میہمانی پوچھ مت

ہے ہتھیلی میں جہانِ رنگ و بو
علمِ غیبِ مصطفائی پوچھ مت

روح کو دیتی ہے کتنی تازگی
شاہ کی مدحت سرائی پوچھ مت

پل میں فریادی کی کرتے ہیں مدد
غوث کی تو دست گیری پوچھ مت

"شان" کتنی ہے عظیم المرتبت
خواجۂ ہند الولی کی پوچھ مت

آتی تھی "ھُو" کی صدا ہر عضو سے
ذکرِ "شاہِ دھام نگری" پوچھ مت

اے "شہادت!" مصطفی کے شہر میں
کس قدر ہے نور باری پوچھ مت

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

گفتار چمکتی ہے کردار چمکتے ہیں
سرکار دو عالم کے اطوار چمکتے ہیں

جلووں کے نظاروں میں افلاک کے تاروں میں
''قرآن کے پاروں میں سرکار ﷺ چمکتے ہیں''

کیا شان ہے آقا ﷺ کی کونین کے داتا ﷺ کی
اصحاب کے جھرمٹ میں ہر بار چمکتے ہیں

صد شکر ہے مولا کا فیضان ہے آقا کا
تذکارِ پیمبر سے گھر بار چمکتے ہیں

برہانِ خدا ہیں جو احسانِ خدا ہیں جو
پا کر کے شفا ان سے بیمار چمکتے ہیں

الفاظ درخشاں ہیں جملے بھی فروزاں ہیں
سرکار ﷺ کی نعتوں کے اشعار چمکتے ہیں

یہ فضلِ خدا دیکھو یہ شانِ عطا دیکھو
نعتوں میں "شہادت" کے افکار چمکتے ہیں

❁❁❁❁❁❁❁❁

منقبت درحضرت عبّاس علم بردار

بُجھا نہ پائے جسے ظلم کی ہوا عباس!
جلایا آپ نے کربل میں وہ دِیا عباس!

فرار ہوتے تھے دنیا کے شیر جن سے، وہ
"علی کے شیرِ دلاور ہیں باوفا عباس"

حُسَینی گود میں کھولا ہے تو نے آنکھوں کو
تجھے حُسین سے تھی الفت و وفا عباس!

تمھارے نام سے دہشت زدہ تھے کربل میں
یزیدی فوج کے سارے ہی سورما عباس!!

برائے دینِ شہہِ دوسرا ﷺ رقم کردی
لہو سے آپ نے تاریخِ کربلا عباس!!

کرے نہ ذکر، "شہادت" تمھاری عظمت کا؟
زمیں، فلک میں تمھارا ہے تذکرہ عباس!

منقبت درشان مفتئ اعظم

زمانے بھر کے ہو پیرِ طریقت مفتئ اعظم
تمھاری ذات ہے کنزِ کرامت مفتئ اعظم

حبیبِ کبریا کی خاص رحمت مفتئ اعظم
شہہِ بغداد کی ہو تم عنایت مفتئ اعظم

یہی آواز ہے ہم اہلِ سنت کے اکابر کی
"امام احمد رضا خاں کی کرامت مفتئ اعظم"

مہہِ کامل کے جیسا کیوں نہ چمکے چہرۂ والا
ہو جو تم ہم شبیہ اعلی حضرت مفتئ اعظم

سیہ کاروں کے دل ہو جاتے روشن دیکھ کر تجھ کو
ترے رخسار کی تھی ایسی طلعت مفتئ اعظم

دکھا دیجیے کبھی بھی خواب میں رخسار کا جلوہ
دلِ بے تاب ہے مشتاقِ رؤیت مفتئ اعظم

خدا نے آپ کو اہلِ زمانہ پر دی وہ عظمت
اکابر آپ کی کرتے تھے عزت مفتئ اعظم

ہر اک سنی نہ کرتا کیوں نچھاور ان پہ اپنی جاں
دکھاتے تھے "شہادت!" راہِ جنت مفتئ اعظم

منقبت در شان حضرت امام حسین

جلوۂ شاہِ ہدیٰ شبیر ہیں
مصدر و کانِ وفا شبیر ہیں

نورِ چشمِ فاطمہ شبیر ہیں
"مظہرِ شیرِ خدا شبیر ہیں"

قائدِ راہِ وفا شبیر ہیں
دینِ حق کے رہنما شبیر ہیں

جن کے بابا مرتضیٰ شبیر ہیں
ماں ہیں جن کی فاطمہ شبیر ہیں

جن کے بھائی ہیں حَسَن، زینب بہن
جن کے نانا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبیر ہیں

جنتُ الفردوس جو لے جائے گا
وہ چمکتا راستہ شبیر ہیں

بارشِ شمشیر و تیر و تیغ میں
دیکھیے! محوِ ثنا شبیر ہیں

کربلا کی آہنی بوچھار میں
نعت خوانِ مصطفیٰ شبیر ہیں

جن کے دم سے خلد کی ہیں رونقیں
وہ عظیم المرتبہ شبیر ہیں

واسطے جن کے ہوا سجدہ طویل
ایسے عالی مرتبہ شبیر ہیں

ہے "شہادت!" حق پرستوں کی صدا
بادشاہِ کربلا شبیر ہیں

❁❁❁❁❁❁❁

منقبت درشان امام حسین

منارِ قصرِ دنیٰ ہیں علی کے لخت جگر
مکانِ عز و عُلا ہیں علی کے لخت جگر

عطائے شاہِ ہدیٰ ہیں علی کے لخت جگر
چمکتے آلِ عبا ہیں علی کے لخت جگر

ضیائے نورِ خدا ہیں علی کے لخت جگر
سراپا شمسِ وفا ہیں علی کے لخت جگر

شفائے دردِ جگر ہیں دوائے قلب بھی ہیں
طبیبِ صبر و رضا ہیں علی کے لخت جگر

گل و گلاب و چمن مشکبار ہیں اس سے
گلابِ باغِ فنا ہیں علی کے لخت جگر

لگا کے عینکِ الفت پڑھو سدا اس کو
"کتابِ عشق و وفا ہیں علی کے لخت جگر"

حیات اپنی "شہادت" کرو اسے روشن
چراغِ بزمِ ولا ہیں علی کے لخت جگر

منقبت در خواہر حضرت امام حسین

حیائے فاطمہ زہرا کی پاسباں زینب
ہیں آسمانِ تقدس کی کہکشاں زینب

حسن، حسین ہیں بھائی، حضور ہیں نانا
علی ہیں بابا ترے، فاطمہ ہیں ماں، زینب!

یزیدِ ظلم و ستم! مرتبہ سمجھ ان کا
شہیدِ کرب و بلا کی ہیں راز داں زینب

یزیدِ وقت نے ظلم و ستم کی آتش سے
بلا سے پھونک دیا تیرا آشیاں زینب!

حُسینِ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کربل میں
"بنی ہیں دینِ پیمبر کی پاسباں زینب"

بنالو! اپنے لیے ان کو منزلِ مقصود
حیا و صبر و تحمل کی ہیں نشاں زینب

نگاہِ لطف "شہادت" پہ کیجیے ہر دم
ہے اہلِ بیتِ نبی کا یہ مدح خواں زینب

منقبت در حضرت امام حسین

ضیائے نیرِ تاباں ﷺ حسین ابنِ علی
ہیں نورِ صبحِ درخشاں حسین ابنِ علی

حضور جان ہیں ایمان کی، مگر لوگو!
"فروغِ جوہرِ ایماں حسین ابنِ علی"

کتابِ زندگی ان کی پڑھو محبت سے
حسیں ہیں معنیٰ قرآں حسین ابنِ علی

تمہارے عشق و محبت کے پیارے رستے میں
دل و نگاہ ہیں قرباں حسین ابنِ علی!

وہ گل ہیں باغِ رسالت کے، کیوں نہ ہوں، میرے
گل و گلاب و گلستاں حسین ابنِ علی

"ولا تقولوا" کی تفسیر نور کرتے ہیں
سنا کے نیزے پہ قرآں حسین ابنِ علی

گل و چمن نہ کیوں خوشبو کی بھیک لیں ان سے
حبیبِ حق ﷺ کے ہیں ریحاں حسین ابنِ علی

شرف عطا ہو "شہادت" کو اپنی مدحت کا
نہیں یہ گرچہ سخن داں، حسین ابنِ علی!

منقبت در شان حضرت امام حسین

اُمّتِ مصطفیٰ کی شان حسین
رفعتوں کا ہیں آسمان حسین

پڑھ کے تاریخِ کربلا دیکھو
"صبرِ پیہم کی داستان حسین"

کر معطر ہر ایک گوشے کو
دل مرا، تیرا ہے مکان حسین!

ان کی خاطر فدا کیا سب کچھ
عشقِ سرکار کی ہیں جان حسین

سایۂ تیغ میں پڑھا خطبہ
دیکھو کیسے ہیں مدح خوان حسین

ننھے اصغر کو بھی کیا قرباں
ہے عجب تیرا امتحان حسین

پڑھ "شہادت!" انھیں ہمیشہ تو
دینِ سرورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہیں بیان حسین

منقبت در شان شہدائے کربلا

خانۂ عشق و وفا مہکائے خاکِ کربلا
گلشنِ فکر و نظر کو بھائے خاکِ کربلا

کاش! چشمِ قلب کو مل جائے خاکِ کربلا
غازۂ رخسارِ دل بن جائے خاکِ کربلا

سب طبیبوں نے ہمیں اب کر دیا ہے لا علاج
"کوئی زخموں کے لیے لے آئے خاکِ کربلا"

کشت زار عشق و الفت ہو مرا بھی سبزہ زار
نور کی برسات جو لے آئے خاکِ کربلا

حضرتِ شبیر کی چشمِ عنایت ہو اگر
آتشِ عشقِ نبی ﷺ بھڑکائے خاک کربلا

سجدۂ شبیر سے وہ ہو گئی ہے آسماں
کیوں نہ رحمت کی بھرن برسائے خاکِ کربلا

ہو گئے سبطِ نبی ﷺ سے اس کے ذرّے ماہتاب
اے "شہادت!" تجھ کو بھی چمکائے خاک کربلا

نعت پاک

قاسمِ کنزِ خدا طیبہ میں ہے
منبعِ لطف وعطا طیبہ میں ہے

انبیا کا مقتدیٰ طیبہ میں ہے
اولیا کا پیشوا طیبہ میں ہے

ذاتِ رب کا آئنہ طیبہ میں ہے
مصطفائے کبریا طیبہ میں ہے

جاؤں میں کیوں کر کسی دہلیز پر
"بے نواؤں کی نوا طیبہ میں ہے"

" لا " جہاں کوئی سنا کرتا نہیں
ایسی اک دولت سرا طیبہ میں ہے

دھو رہی ہے جو برس کر معصیت
اے "شہادت!" وہ گھٹا طیبہ میں ہے

نعت پاک

زندگی بھر خطا کرے کوئی
مغفرت کی دعا کرے کوئی

حاصلِ زر کیا کرے کوئی
"نعتِ سرور پڑھا کرے کوئی"

لو لگا کر مسیح عالم ﷺ سے
جان و دِل کی دوا کرے کوئی

مشکلیں پل میں دور کر دیں گے
ان کو دل سے ندا کرے کوئی

باٹتا ہے کوئی زمانے کو
نعمتِ کل عطا کرے کوئی

ذکرِ محبوب ﷺ حق تعالیٰ سے
اپنے دل کی جلا کرے کوئی

یاد کر کے شفیعِ محشر ﷺ کو
قلب روشن کیا کرے کوئی

اے "شہادت!" نبیٔ رحمت ﷺ پر
زندگانی فدا کرے کوئی

نعت پاک

شاہ کی عاشقی میسر ہے
نورِ ایمان بھی میسر ہے

ذوقِ ذکر نبی ﷺ میسر ہے
سر کو جو بندگی میسر ہے

چادرِ شبنمی میسر ہے
وہ زمیں مخملی میسر ہے

ہر مسرت ہمیں دو عالم کی
"آپ سے یا نبی ﷺ میسر ہے"

چہرۂ والضحیٰ کے صدقے میں
شمس کی روشنی میسر ہے

کیا غلامی ملی ہمیں ان کی
دہر کی سروری میسر ہے

نکہتِ گلشنِ مدینہ سے
باغوں کو دلکشی میسر ہے

اے "شہادت!" طفیل آں حضرت ﷺ
نعتیہ شاعری میسر ہے

نعت پاک

اخلاق ہیں کمال کے سیرت کمال کی
ہے شاہِ دوجہاں کی طبیعت کمال کی

بیت الحرام سجدے میں ان کے لیے جھکا
سرکار ﷺ کی ہوئی ہے ولادت کمال کی

توفیقِ ذکرِ شاہ ﷺ کی عظمت جسے مِلی
"اس بندۂ خدا نے عبادت کمال کی"

ہم جیسے عاصیوں کو ملی گی وہاں نجات
آقا ﷺ کو دی گئی ہے شفاعت کمال کی

ہر چیز کائنات کی ان سے ہے فیض یاب
محبوبِ کبریا ﷺ کی ہے رحمت کمال کی

مرحب کو ایک وار میں فی النار کردیا
پائی علی نے رب سے شجاعت کمال کی

اک جہر ایک سر سے ہوئے دونوں سرفراز
حسنین کو ملی ہے شہادت کمال کی

خندق کے کل صحابہ شکم سیر ہو گئے
جابر نے اپنے گھر میں کی دعوت کمال کی

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے شرف یاب جو ہوا
مجھ کو یقیں ہے اس کی ہے قسمت کمال کی

محفوظ ہوگیا جو پڑھا تو نے ایک بار
احمد رضا! تجھے تھی ذہانت کمال کی

ایسی ثنا میں لکھوں کہ آقا ﷺ کریں قبول
توفیق دے خدا!!! کہ ہو مدحت کمال کی

سوئے حرم ہے مائلِ پرواز جو سدا
تجھ کو ملی وہ فکر، "شہادت" کمال کی

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

جبین کو ماہتاب لکھو
لبوں کو ان کے گلاب لکھو

برستی رحمت کا آب لکھو
کرم کا ان کو سحاب لکھو

محب کو ان کے ثواب لکھو
عدو کے حق میں عذاب لکھو

سِراجِ حق آفتاب لکھو
شفق لِکُھو اور شَہاب لکھو

علی کو تم بوتراب لکھو
نبی کے شہر کا باب لکھو

حدیثِ شہہ لاجواب لکھو
کتابِ دیں کا نصاب لکھو

جمالِ حسن و کمالِ معنیٰ
عروج، جوبن، شباب لکھو

رخِ منور تمھارا دیکھوں
نصیب میں ایسا خواب لکھو

نبی کے گستاخ کو جلا دے
کوئی ستارہ شِہاب لکھو

علی کی آنکھوں کو جو شفا دے
اسے ہی نوری لُعاب لکھو

جو کافروں کو عذاب دے گا
اسے "شَدِیدُ العِقَابِ" لکھو

جو نعمتیں دے کے آزمائے
اسے "سَرِیعُ العِقَابِ" لکھو

کئی طَرَح کے عَلَم تھے ان کے
سِیَہ عَلَم کو عُقاب لکھو

جو مؤمنوں کو بخار آئے
اسے خدا کا عِتاب لکھو

جو ان کی یادوں میں دل ہوں بریاں
انھیں دلوں کو کباب لکھو

وقار و عزت ہو جس سے حاصل
اسے حیا کا حجاب لکھو

ہر ایک کی ان سے لو لگی ہے
انھیں شفاعت مآب لکھو

مہکتی ہیں اس سے شاہ راہیں
"پسینہ ان کا گلاب لکھو"

حبیبِ داور کی رحمتوں سے
جہان ہے فیض یاب لکھو

وہی خدا کے تو مصطفیٰ ہیں
انھیں کو بس انتخاب لکھو

درود پڑھ کر، قلم سے نعتیں
پئے رسالت مآب ﷺ لکھو،

خدا کی حکمت وہی ہیں، ان کو
بیان و فصلِ خطاب لکھو

وہی ہیں تفسیرِ کل مُفسَّر
علومِ قرآں کا باب لکھو

عیاں ہے خشکی، تری انہیں پر
سوالِ کُل کا جواب لکھو

دلوں کی دنیا میں ان کے صدقے
ہوا ہے جو انقلاب لکھو

کرے جو ذکرِ شہہِ مدینہ
اسے ہی تم کامیاب لکھو

خدا جو توفیق دے "شہادت!"
ثنائے شہہ ﷺ میں کتاب لکھو

منقبت درشانِ خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی

مدح خواں ہے مصطفیٰ، جانِ حیا، عثمان کا
ہو رہا ہے عرش پر بھی تذکرہ عثمان کا

تذکرہ ہے ہر زباں پر جابجا عثمان کا
کردیا ہے رب نے اونچا مرتبہ عثمان کا

ان کے منگتوں کی جہانِ جود میں اک شان ہے
بادشاہوں پر ہے بھاری ہر گدا عثمان کا

جیسے دَورِ مصطفیٰ سے آج تک ہوتا رہا
"ذکر ہوگا حشر تک یونہی سدا عثمان کا"

دو ملی ہیں شاہزادی آپ کو سرکار سے
بڑھ گیا ہے اس لیے عز و عُلا عثمان کا

شاہ کے دربار میں کتنا ہے اعلیٰ مرتبہ
بیعتِ رضوان نے ثابت کیا عثمان کا

ہجرتِ حبش و مدینہ کا ملا ان کو شرف
اس لیے اونچا ہوا ہے مرتبہ عثمان کا

مصطفیٰ کرتے رہے ان کی حیا کا تذکرہ
اہل سنت میں نہ ہو کیوں تذکرہ عثمان کا

ایک مدت سے "شہادت" کے ہے دل میں آرزو
یا خدا کر دے عطا نورِ حیا عثمان کا

نعت پاک

جان و دِل سے ہے پیارا،، ہم کو ضابطہ ان کا
خلد لے کے جاتا ہے،، نوری راستہ ان کا

عیب جوئی کرتا ہے،، جو ہے بے وفا ان کا
مدح ان کی کرتا ہے،، جو ہے باوفا ان کا

ہوگئی ہمیں نفرت،، دشمنانِ آقا ﷺ سے
مل گیا ہمیں جب سے،، رضوی سلسلہ ان کا

دھڑکنوں سے آتی ہے،، ہر گھڑی صدا "ھو" کی
"نقش ہے مرے دل پر،، جب سے نقش پا ان کا"

سنگریزے پڑھتے ہیں،، اک اشارے سے کلمہ
مہر سے درخشاں ہے ،، دیکھ! معجزہ ان کا

کیوں نہ بادشاہی بھی،، سرخمیدہ ہو لوگو!
بادشاہوں سے برتر،، ہے ہر اک گدا ان کا

فضلِ رب سے ہوتا ہے، اے "شہادتِ" ناعت!
میرے خانۂ دل میں، تذکرہ سدا ان کا

نعت پاک

رسول اللہ ﷺ کی پرنور باتیں خوب صورت ہیں
شہہِ لولاک ﷺ کی نوری ادائیں خوب صورت ہیں

دیارِ نور کی بھینی ہوائیں خوب صورت ہیں
جو چومیں جالیوں کو وہ فضائیں خوب صورت ہیں

نہیں سنتا ہے لفظِ "لا" زبانِ فیض سے کوئی
شہنشاہِ مدینہ کی عطائیں خوب صورت ہیں

نہ کیوں دیکھوں میں ان آنکھوں کو اپنی چشمِ بینا سے
"حرم جو دیکھ آئی ہیں وہ آنکھیں خوب صورت ہیں"

برس کر دھو رہی ہیں معصیت کی کل سیاہی کو
مقدس نور و رحمت کی گھٹائیں خوب صورت ہیں

وصولِ منزلِ مقصود ہو جن سے دوانوں کا
جہاں کے راستوں میں سے وہ راہیں خوب صورت ہیں

جو دھڑکیں عشقِ سرور میں، جو چہکیں ذکرِ سرور میں
کلیجے خوب صورت ہیں، زبانیں خوب صورت ہیں

ہو جن میں ذکرِ محبوبِ خدا ﷺ کی زلفِ اطہر کا
"شہادت" راتوں میں سے ایسی راتیں خوب صورت ہیں

نعت پاک

میں بھی دیکھوں شہرِ طیبہ کے حسیں لیل و نہار
ہے دعا تجھ سے یہ میری، اے خدائے کردگار!

عاشقانِ شاہِ بطحا کیوں نہ ہوں اس پر نثار
شب بھی ہے شہرِ مدینہ کی سدا مثلِ نہار

اے حبیبِ کبریا،، اے نائب پرور دگار!
چشمِ پرنم کو دکھا دیجے حسیں نوری مزار

موت جب آئے ،تو آئے کاش!ان دونوں کے بیچ
"اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار"

آپ کے زیرِ نگیں ہوں کیوں نہ خورشید و قمر
آپ ہیں آقا! زمین و آسماں کے تاج دار

چاند کیا مرِّیخ کو بھی آپ کر دیں پل میں شق
رب تعالیٰ نے دیا ہے آپ کو وہ اختیار

گلشنِ شہرِ محبت کی عجب ہی شان ہے
ہیچ ہے اس کے مقابل سارے باغوں کی بہار

آپ کی چشمِ کرم ہو، اے شہنشاہِ حرم!
ایک مدت سے "شہادت" کو بڑا ہے انتظار

نعت پاک

مکہ، مدینہ کے مجھے لیل و نہار دیں
سرکار!!! میرا چاک گریباں سنوار دیں

دست کرم میں آپ کے، مفتاحِ دہر ہے
طیبہ نگر کی چاکری اے تاج دار! دیں

فصلِ خزاں نے رنگِ چمن کر دیا خراب
" آقا مری حیات کا گلشن نکھار دیں"

کچھ ایسا ہم پہ کیجے کرم شاہِ دو جہاں!
ہم زندگانی آپ کے در پر گزار دیں

لگتا نہیں ہے دل مرا سرکار! ہند میں
بہرِ قیام طیبہ کے باغ و بہار دیں

ہے آپ سے امیدِ کرم، بہر کبریا
میری حیات شاہِ مدینہ سنوار دیں

توفیق دے الٰہی!!! "شہادت حسین" کو
ناموس پر حضور کی وہ جان وار دیں

نعت پاک

نور ہی نور ہے سدا گھر میں
جب سے آئے ہیں مصطفیٰ گھر میں

ان کی سیرت ہے آئنہ گھر میں
ان کی صورت ہے اک دیا گھر میں

رحمتیں ہوں گی روز و شب نازل
"کیجیے ذکرِ مصطفیٰ گھر میں"

گھر میں گر خاک ہے مدینے کی
تب تو سمجھو! ہے کیمیا گھر میں

خواب میں میرے گر وہ آجاتے
پیش کرتا میں مدعا گھر میں

سیدہ فاطمہ کی ہے سیرت
کرنا بچوں کا فیصلہ گھر میں

کر "شہادت" نبی نبی ہر پل
برسے گی رحمتِ خدا گھر میں

نعت پاک

رحمت رواں ہے احمدِ مُختار کے سبب
جنت کا در کھلا ہے مرے یار کے سبب

تاریک شب ہے گیسوے خمدار کے سبب
پرنور دن ہے عارضِ ضو بار کے سبب

خورشید ہے منیر بفیض رخِ منیر
روشن ہیں تارے آپ کی پیزار کے سبب

طاعت انھیں کی، طاعتِ ربِّ کریم ہے
دوزخ ہے ان کی بات کے انکار کے سبب

ان کی وفا کے سایے میں کر زندگی بسر
جنت ملی گی شافعِ ابرار کے سبب

عزت پہ مصطفیٰ کی، سدا کیوں نہ مرمٹیں
روتے رہے وہ، ہم سے گنہ گار کے سبب

رحمت شفیعِ روز جزا کی ہے آج، جو
"رحمت برس رہی ہے گنہ گار کے سبب"

خالق نے دو جہاں کو دیا خلعتِ وجود
سرکارِ مصطفیٰ، شہہِ ابرار کے سبب

فرشِ زمیں تا عرشِ بریں جو ہے نور بار
وہ ہے، حضور صاحبِ انوار کے سبب

آٹھوں پہر جو جاری ہے لنگر کریم کا
بے شک رواں ہے احمدِ مختار کے سبب

غم کے پہاڑ ہونے لگے مثلِ ریگ زار
سلطان دو جہاں، مرے غم خوار کے سبب

کفار و مشرکین "شہادت!" بروزِ حشر
ایندھن بنیں گے نار کے، انکار کے سبب

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

نور کے گل کھلائے جاتے ہیں
اور گھر جگمگائے جاتے ہیں

جن پہ کر دیں کرم شہِ بطحا
"وہ مدینے بلائے جاتے ہیں"

جا مدینے کی پاک گلیوں میں
جلوے حق کے ، دکھائے جاتے

چشمِ رحمت ادھر کریں آقا!
اب مسلماں ستائے جاتے ہیں

جو زمانے میں ہوتے ہیں حق گو
ان پہ پہرے بٹھائے جاتے ہیں

جو ہیں گستاخ مصطفیٰ کے، وہ
محفلوں سے اٹھائے جاتے ہیں

اے "شہادت!" نبی ہیں جان و جگر
دل نبی پر لٹائے جاتے ہیں

نعت پاک

مرے مولا! شہِ کونین ﷺ کا صدقہ عطا کر دے
ترستی آنکھوں کو اب جلوۂ آقا عطا کر دے

مرے مولا! تراب قدس کا ذرہ عطا کر دے
غبارِ پائے اقدس کا مجھے سرمہ عطا کر دے

مرے مولا! ہو صورت کوئی، طیبہ تک رسائی کی
مجھے دریائے رحمت کا کوئی چھینٹا عطا کر دے

مرے مولا! طفیلِ سرورِ کون و مکاں مجھ کو
"مدینے کے در و دیوار کا بوسہ عطا کر دے"

شفاعت جس زیارت سے ہو واجب شاہِ والا کی
مجھے، مولا! زیارت کا وہی تمغا عطا کر دے

فدا کر دے ترے محبوب کی عظمت پہ جان و مال
مرے مولا! دلِ عاشق میں وہ جذبہ عطا کر دے

مرے مولا! لکھے آقا کی یہ نعتیں سدا جس سے
"شہادت" کے تخیل کو وہی خامہ عطا کر دے

نعت پاک

درِ حضور کی حاصل ہمیں گدائی ہو
ہماری زیست کی اتنی فقط کمائی ہو

ہے دل میں حسرتِ دیدار اِس کے، مدت سے
"حضور! طیبہ میں اس کی بھی اب رسائی ہو"

سکون پائے تو پائے یہاں پہ وہ کیوں کر
جو آنکھ شہرِ مدینہ کو دیکھ آئی ہو

ملے سکون مجھے دید کی بہاروں سے
حضور! قیدِ معاصی سے اب رہائی ہو

نظر میں آپ کا جلوہ ہو، لب پہ ہو کلمہ
ہماری روح کی، دنیا سے جب جدائی ہو

اگر چہ تیغ بکف ہوں عدو زمانے کے
زبانِ دل پہ مگر ذکرِ مصطفائی ہو

لکھے جو نعت "شہادت" شہہِ دو عالم کی
ہو شاخِ طوبیٰ قلم، اشک روشنائی ہو

نعت پاک

زندگی بھر میں لکھوں آپ کی مدحت آقا
میرے افکار کو دیں ایسی سعادت آقا

دیجیے دل کو مرے، نورِ طہارت آقا
جس سے پیدا ہو سدا ذوقِ عبادت آقا

روزِ محشر مجھے حاصل ہو شفاعت آقا
روضۂ پاک کی کر لوں جو زیارت آقا

مبتلا ہوں میں مرض میں، ہو عنایت آقا
دستِ پرنور میں ہے میری افاقت آقا

تیرے انوار سے روشن ہے یہ خلقت ساری
ہر زمانے کی ہے تو شمعِ ہدایت آقا

لیجیے میری خبر، کیجیے مجھ پر بھی کرم
ہے عیاں آپ پہ سب میری مصیبت آقا

کس سے دکھ درد سناؤں میں کہاں جاؤں حضور
رحم کرنا ہے سدا آپ کی عادت آقا

کارگر ہوتیں نہیں مجھ پہ دوائیں یکسر
دردمندوں کے لیے آپ ہیں رحمت آقا

مر مٹوں نام پہ، میں آپ کے صدقے جاؤں
"جاں سے بڑھ کر ہے عزیز آپ کی عزت آقا"

ہیں درِ پاک پہ شاہوں کے کشادہ دامان
کیوں کہ اعلیٰ ہے تری جود و سخاوت آقا

نورِ آنکھوں کو عطا کیجیے اس درجہ حضور
والضحیٰ رخ کی کروں میں بھی تلاوت آقا

آپ کے بعد نبی آئے تو آئے کیسے
ہوگئی آپ پہ ہی ختم، نبوت آقا

"و رفعنا لک ذکرک" ہے تری نعتِ رفیع
مجھ سے پھر کیسے ہو ممکن تری مدحت آقا

ہوگئے اہلِ زباں، اہل فصاحت حیراں
آپ کو بخشی ہے رب نے وہ بلاغت آقا

قبر میں حشر میں فردوسِ بریں دنیا میں
ہر جگہ آپ کی ہے ہم کو ضرورت آقا

منحصر دس پہ ہی کیا مجھ کو بھی دے دو مژدہ
دستِ اقدس میں تمھارے تو ہے جنت آقا

ذرے ذرے نہ ہوں کیوں زیرِ تسلط تیرے
جب مہ و خور پہ بھی ہے تیری حکومت آقا

شکر کے بحر میں یوں غرق رہوں میں ہر دم
لب پہ آئے نہ کبھی میرے، شکایت آقا

ہمت و حوصلہ ایسا ہو عطا سینے میں
نام پر آپ کے قرباں ہو "شہادت" آقا

نعت پاک

جلوۂ شاہِ امم پیشِ نظر ہے کہ نہیں
عارضِ نور فزا مثلِ قمر ہے کہ نہیں

سرورِ کون و مکاں نوری بشر ہے کہ نہیں
ان کے ایما پہ بھلا چاک قمر ہے کہ نہیں

بہرِ تسلیم درِ پاک پہ آجائے شجر
ان کے دربار کا محتاج حجر ہے کہ نہیں

جس کی خوشبو سے معطر ہے فضائے عالم
رب کے محبوب کی وہ راہ گذر ہے کہ نہیں

معجزہ دیکھ لو اے دیکھنے والو تو سہی
پائے سرکار کا پتھر پہ اثر ہے کہ نہیں

کیوں نہ معصوم ملک آئیں وہاں شام وسحر
اُس میں آرام کناں خیرِ بشر ہے کہ نہیں

نام پر سرورِ کونین کے جو جاں دے دے
اے "شہادت!" وہ ترا لختِ جگر ہے کہ نہیں

نعت پاک

سرکار! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابتدا تمھیں اور انتہا لکھوں
اصلِ وجودِ کل لکھوں، اصلِ بقا لکھوں

بدرُ الدجیٰ لکھوں تمھیں شمس الضحیٰ لکھوں
اے جانِ دو جہاں تمھیں نورِ خدا لکھوں

محبوبِ ربّ و صاحبِ جود و سخا لکھوں
آفت زدوں کے واسطے مشکل کشا لکھوں

چشمانِ دل میں جلوہ رخِ پر ضیا کا ہو
"جب جب حضور آپ کی مدح و ثنا لکھوں"

اس کے سوا نہیں ہے کوئی جائے عافیت
شاہ امم کے در کو درِ کبریا لکھوں

"اقرأ" کا نور چمکے شبستانِ قلب میں
اے کاش! اپنے دل کو میں غارِ حرا لکھوں

مجرم، گناہ گار "شہادت حسین!" ہوں
محبوبِ حق کو شافعِ روزِ جزا لکھوں

نعت پاک

بنائیں اپنا گھر حضور!!! قلبِ بے قرار میں
بسالیں یا تو پھر مجھے بھی اپنے ہی دیار میں

بسر ہو زندگی مری دیارِ نور بار میں
جہاں پہ آتے ہیں ملک قطار میں، قطار میں

نصیب کو ملے نہ کیوں کمال کی بلندیاں
"جھکا ہوا ہے سر مرا ابھی دیارِ یار میں"

حساب میں شمار میں مرے گنہ تو ہیں، مگر
کرم ہے آپ کا کہاں حضور! کچھ شمار میں

اگر اشارہ ہو ترا تو ہو دوبارہ شق قمر
نظامِ کل ہے یا نبی! ترے تو اختیار میں

وقار و شانِ مصطفیٰ ﷺ میں جو کریں اہانتیں
عرب کی ہو زمیں بھلا کیوں ان کے اقتدار میں؟

ہیں ان کی چشمِ ناز میں زمیں، فلک کی وسعتیں
اگرچہ ہیں شہہِ رسل، شہہِ امم ﷺ مزار میں

عنایتوں کا طور ہے شفاعتوں کا نور ہے
وہ کیا نہیں ہے یا شہہِ امم! ترے دیار میں

میں ہوں غلام آپ کا ہے آپ سے ہی لَو لگی
کشش نہیں ہے شاہ! گرچہ کچھ مری پکار میں

عطا ہو در کی حاضری کریم ہو کرم کرو
ادب نہیں ہے یا نبی! اگرچہ مجھ گنوار میں

حسیں دیارِ پاک کو میں دیکھ لوں شہہِ امم!
"شہادتِ" حزیں کو بھی بنائیں کامگار میں

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

دیجے ہمارے ہاتھ میں عرشی قلم حضور
کرتے رہیں ہم آپ کی مدحت رقم حضور

للہ فیض کیجیے شاہِ امم حضور
کر دیجیے عطا ہمیں اب چشمِ نم حضور

خوابیدہ ہے جو میرا مقدر تو کیا ہوا
ہیں زیر دست آپ کے لوح و قلم حضور

ظلمت کدہ ہے گوشۂ دل، کیجے نور بار
شمس الضحیٰ ہیں آپ جمیل الشیم حضور

دل سخت ہے ہمارا بنا دیجے مثل موم
اس پر کبھی ہمارے بھی، رکھ دیں قدم حضور

مولا علی حسین و حسن کا ہے واسطہ
"امت کی خستہ حالی پہ چشمِ کرم حضور"

اسلام کے فروغ، اشاعت میں دین کی
رکھیں ہمیشہ اپنے "شہادت" کو خم حضور

نعت پاک

غمِ حضور میں جینا نصیب ہوجائے
درِ نبی کا قرینہ نصیب ہوجائے

ہے آرزو مرے قلب و جگر میں مدت سے
"الٰہی! مجھ کو مدینہ نصیب ہوجائے"

جو یادِ سرورِ کونین میں سدا دھڑکے
الٰہی! مجھ کو وہ سینہ نصیب ہوجائے

دیارِ قُدس کی جو نوکری ملے مجھ کو
ارم کا نوری خزینہ نصیب ہوجائے

انگوٹھی سارا جہاں ہے مدینہ اس کا نگیں
خدا! مجھے وہ نگینہ نصیب ہوجائے

میں جس سے دیکھوں سدا روضۂ شہہِ بطحا
مجھے وہ دیدۂ بینا نصیب ہوجائے

گلاب و عطر کی اس کو نہ ہو کبھی حاجت
جسے نبی کا پسینہ نصیب ہوجائے

جو سوئے طیبہ مرے قافلے کو لے جائے
"شہادت" ایسا سفینہ نصیب ہوجائے

نعت پاک

شہرِ سلطانِ زمن کی دید پاؤں بار بار
"خاکِ دہلیزِ نبی منہ پر لگاؤں بار بار"

خواب میں میرے اگر تشریف لائیں وہ کبھی
لطفِ دیدارِ شہہِ بطحا اٹھاؤں بار بار

علمِ دینِ مصطفیٰ ایسا عطا کر دے، خدا!
بن کے شمعِ دین و ملت جگمگاؤں بار بار

زندگی میں ایسی شادابی عطا کردیں حضور!
صورتِ گلزار و گلشن لہلہاؤں بار بار

گلشنِ افکار میں برسے جو رحمت کی بھرن
مدحتِ شاہِ امم کے گُل کھلاؤں بار بار

حوصلے کے بازُوؤں کو ہوں عنایت بال و پرِ
روضۂ محبوبِ داور اُڑ کے جاؤں بار بار

اے "شہادت!" رب تعالیٰ کو اگر منظور ہو
مصطفیٰ کے نام کی محفل سجاؤں بار بار

نعت پاک

پالیا ہے جس نے شاہِ دیں کی خو کا ذائقہ
چکھ لیا ہے اس نے، ان کی دیدِ رو کا ذائقہ

ہے زبان عشق میں شیریں یقیناً شہد سے
آپ کے آبِ دہن ،، آبِ وضو کا ذائقہ

ہے معزز، جس کو حاصل ہو گیا ہے زیست میں
الفتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جام و سبو کا ذائقہ

اس کے دل سے پوچھ لو تم لذّتِ زندہ دلی
چکھ رہا ہو جو محبت میں لہو کا ذائقہ

کاش مل جاتا کسی دن خواب ہی میں یہ شرف
سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کا ذائقہ

الفتِ شاہِ امم کا جس کو حاصل ہو مزہ
لطف کیا بخشے اسے جام و سبو کا ذائقہ

ہے تمنائے "شہادت" دیدِ گلزارِ حرم
یا خدا! اس کو چکھا دے آرزو کا ذائقہ

نعت پاک

وہ جنت کا مژدہ سنانے چلے ہیں
جہنم سے ہم کو ڈرانے چلے ہیں

گناہوں کے آنسو بہانے چلے ہیں
دیارِ کرم میں دوانے چلے ہیں

حسد کا اندھیرا مٹانے چلے ہیں
چراغ محبت جلانے چلے ہیں

تنفر کی آتش بجھانے چلے ہیں
سبق عشق کا ہم پڑھانے چلے ہیں

ندامت کے آنسو وہ رخ پر سجا کر
حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منانے چلے ہیں

شفیعِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے غضب سے
سیہ کاروں کو بخشوانے چلے ہیں

وہ انگشتِ رحمت کے بحرِ کرم سے
صحابہ کی پیاسیں بجھانے چلے ہیں

چلے آؤ تشنہ لبو! ان کے در پر
وہ دریا عطا کا بہانے چلے ہیں

ثنا ان کی، عشاق لب پر سجا کر
"مدینہ مقدر جگانے چلے ہیں"

دیارِ شہنشاہِ جود و کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
"شہادت" بھی خیرات پانے چلے ہیں

رنگ تغزل

حالاتِ شہر خوب بنا شہر کو بچا
الفت کا دل میں پھول کھلا شہر کو بچا

سن سن کے پردے کان کے پھٹنے لگے ہیں اب
"مجھ کو کہانیاں نہ سنا شہر کو بچا"

فرقہ پرستیوں کی بجھا دل سے آتشین
وحدت کا سب کو جام پلا شہر کو بچا

دل سے مٹا کے بغض و حسد کا ہر ایک داغ
سینے سے ہر بشر کو لگا شہر کو بچا

دشمن ہمیشہ گھات میں ہیں تیرے ارد اگرد
غفلت کو خود سے دور ہٹا شہر کو بچا

ہر فرد ہے ستارۂ تقدیرِ نوعِ اِنس
افراد کو نصیب بنا شہر کو بچا

اپنی غزل تمام "شہادت حسین" کر
الفاظ کو نہ تیغ بنا شہر کو بچا

نعت پاک

مرتے دم جو بھی عشق و وفا لے گیا
ساتھ اپنے وہ نورِ خدا لے گیا

گر نہ عشقِ حبیبِ خدا لے گیا
"مرنے والا زمانے سے کیا لے گیا"؟

سرورِ انبیا کو خدائے کریم
بہرِ دیدار عرشِ علیٰ لے گیا

بے خبر! چور کی تجھ کو کچھ ہے خبر
آنکھ سے وہ تو کاجل چُرا لے گیا

ہوگئے میرے ارمان پورے سبھی
جب مدینے میں وقتِ قضا لے گیا

کوچۂ شہرِ طیبہ کے گلزار میں
لے گیا مجھ کو صلِّ علیٰ لے گیا

داغِ فرقت، مدینے کا ایسا بڑھا
یہ تصور وہاں بارہا لے گیا

اس کی تعظیم کی ہے نکیرین نے
عشقِ آقا جو دل میں بسا لے گیا

جذبۂ نعتِ گوئی درِ پاک تک
فکر و تخییل کا زاویہ لے گیا

مجھ گنہ گار کو ان کے دربار تک
غوثِ بغداد کا سلسلہ لے گیا

اے "شہادت!" خطا کار ہوں، اس لیے
ان کے در پر مجھے آسرا لے گیا

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

یہ چہرۂ عاصی پہ جو فرحت کا اثر ہے
محبوب مکرم ﷺ کی یہ رحمت کا اثر ہے

ہے مستِ الست ان کے تخیل میں سدا دل
"مداحِ شہہِ دیں پہ یہ مدحت کا اثر ہے"

ذرے کو ثریا کی ملی ہے جو بلندی
سرکار ﷺ کی ہی شانِ رسالت کا اثر ہے

اے غوث! تری "قم" سے لحد والے جو نکلے
سرکارِ مدینہ ﷺ کی اطاعت کا اثر ہے

آنکھیں ہیں جھکیں لب پہ ہیں مدحت کے ترانے
سلطانِ دوعالم ﷺ کی محبت کا اثر ہے

سیماب سا رہتا ہے محبت میں وہ، ان کی
جس شخص پہ بو بکر کی الفت کا اثر ہے

الفاظ و سخن تیرے "شہادت!" جو ہیں دلکش
نعتِ شہہِ کونین ﷺ کی برکت کا اثر ہے

نعت پاک

جملے نکلے ہیں ترے، معنیٰ کے دفتر اوڑھے
موتیاں جیسے کہ ہوں سیپ، سمندر اوڑھے

جن کے جلوؤں سے درخشاں ہیں کتاب وسنت
ان کی ہی باتیں ہیں انوار کے گوہر اوڑھے

بام و دَر چمکے نہ کیوں مثلِ ہلال و خورشید
"ذرّہ شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، مہ و اختر اوڑھے"

آگیے حضرتِ جبریل برائے خدمت
سرورِ کون و مکاں نکلے جو چادر اوڑھے

مشک وعنبر بھی ہوئے طالبِ موجِ نکہت
رخ پہ آئے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زلفِ مُعَنبر اوڑھے

کربلا والوں کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پلایا کوثر
جب شہادت کا گیے تاج سروں پر اوڑھے

سوگیے حضرتِ حیدر شبِ ہجرت بےخوف
جامۂ الفتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدن پر اوڑھے

عشق سے دل کو" شہادت!" تو مُزکّٰی کرلے
ان کی الفت کی رِدا غوث و قلندر اوڑھے

نعت پاک

اطاعت ہے شہہِ کونین ﷺ کی ہی بندگی اپنی
انھیں کے دین کی خدمات ہی ہیں نوکری اپنی

درِ اقدس کی ہی جاروکشی ہو چاکری اپنی
"تمنا ہے مدینے میں گزاروں زندگی اپنی"

عطا کیجے شہہِ لولاک ﷺ اپنی دید کا شربت
بجھاؤں آپ کے دیدار سے میں تشنگی اپنی

ہے عادت آپ کی، رؤیت عطا کرنا غلاموں کو
کسی دن خواب میں کر دیجیے جلوہ گری اپنی

دلِ مؤمن منور ہے تمہارے نورِ تاباں سے
مہہِ کامل عطا کر دو ہمیں بھی چاندنی اپنی

رئیسی میں فقیری بالیقیں ہے آپ کو زیبا
مجاہد! کیجیے ہم کو عطا وہ سادگی اپنی

نبی ہیں جان و مال، اولاد اور ماں باپ سے پیارے
"شہادت" ان کی مدحت میں ہو ہر پل شاعری اپنی

نعت پاک

دیکھ لیتا کاش! میں جو مصطفیٰ کے در کی شام
صبح ہو جاتی، مری پھر زیست کے منظر کی شام

جب سنہری جالیوں پر پڑتی چشمِ اشتیاق
کاش ہو جاتی وہیں پر طائرِ بے پر کی شام

راحتِ قلب و جگر آرام فرما ہیں جہاں
"چین مل جائے وہاں، ہو جائے جس مضطر کی شام"

ان کی دہلیزِ کرم کے فیض پر ہیں سب نثار
باختر کی صبح ہو یا مغرب و خاور کی شام

جلوہ فرما ہیں شہنشاہِ دو عالم ﷺ تیرے گھر
صبح طیبہ! کیسے ہو تیرے حسیں منظر کی شام

آپ کی جلوہ گری سے ہوگئی یا مصطفیٰ ﷺ
بادۂ دنیا کے قدح و کوزہ و ساغر کی شام

جس میں ذکرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی صبح ہو
اے "شہادت!" کس طرح ہوگی بھلا اس گھر کی شام

منقبت درشان حضرت علامہ قاری حیدرعلی قبلہ

استاذ دارالعلوم ضیاء الاسلام ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ

دینِ حق کی زباں قاری حیدر علی!!
چھپ گئے تم کہاں قاری حیدر علی

حق زباں حق بیاں قاری حیدر علی
قوم پر مہرباں قاری حیدر علی

قائد و رہنما، ہادی و ناخدا
قوم کے پاسباں قاری حیدر علی

مصطفیٰ کے کرم اور عطا سے ہوئے
ضیفِ باغِ جناں قاری حیدر علی

حیف میں ڈوبا ہے سارا دارالعلوم
موت سے، بے گماں قاری حیدر علی!

تم ہو استاذ، تم ہو مربی مرے
دل میں تم ہو نہاں قاری حیدر علی

ہے "شہادت" کی نوشاد کی یہ دعا
ہو ترا گھر جناں قاری حیدر علی!!

نعت پاک

ہوتے ہیں تذکرے جو شہہِ ذی وقار کے
کِھلتے ہیں پھول، باغِ دلِ بے قرار کے

بھاتے نہیں ہیں اس کو یہ غنچے بہار کے
آیا ہے، شہرِ عشق میں جو دن گذار کے

خوشبو کی بھیک لیتی ہیں حورانِ خلد بھی
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نکلتے ہیں زلفیں سنوار کے

عرشِ عظیم چومے نہ کیوں ان کے پائے ناز
محبوب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرے، پروردگار کے

خورشید، ماہتاب، ستارے سے جوت میں
ذرے بھی کم نہیں ہیں نبی کے دیار کے

سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو اک چشمِ التفات
مشتاقِ دید ہم بھی ہیں نوری بہار کے

فریاد پوری تیری کریں گے ضرور، وہ
تو دیکھ لے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو "شہادت" پکار کے

نعت پاک

روشنی ہی روشنی ہے آج کل
فکر میں ضوئے نبی ہے آج کل

چادرِ رحمت تنی ہے آج کل
دور دل کی بے کلی ہے آج کل

آرہی ہے طیبہ سے دلکش ہوا
باغِ دل میں تازگی ہے آج کل

ذکرِ سلطان دوعالم کے طفیل
"دل کا عالم دیدنی ہے آج کل"

ہے مشامِ جاں معطر اس لیے
شاہ کی جلوہ گری ہے آج کل

دیکھ لوں میں آپ کا روضہ حضور!
بس یہی خواہش دلی ہے آج کل

اے "شہادت!" شاہ کے دربار کا
اشتیاقِ حاضری ہے آج کل

نعت پاک

جب کرم سرورِ عالم کے، عطا تک پہنچے
فیض و احسان، ہراک دستِ گدا تک پہنچے

ان کی رفتار بیاں کوئی بشر کیسے کرے
ایک پل میں جو فقط "قصرِ دنیٰ" تک پہنچے

سرِ انور کی حقیقت تو خدا ہی جانے
"ان کے قدموں میں جو آئے وہ خدا تک پہنچے"

جن پہ ہوجائے شہہِ دیں کی عنایت کی نظر
ایک ہی لمحے میں وہ "نورِ ہدیٰ" تک پہنچے

جب عمر پر ہوئے سرکار کے الطاف و کرم
ظلمتِ کفر سے ایماں کی ضیا تک پہنچے

چھوڑ کر شہرِ شہنشاہِ عطاء و بخشش
دینِ حق کے لیے وہ کرب و بلا تک پہنچے

برکتیں غوث و رضا خواجہ کی لینے کے لیے
شکرِ مولا ہے، کہ ہم شیرِ رضا تک پہنچے

یاد میں ان کی "شہادت" جو ہوئے محوِ خرام
میرے افکار، شہہِ دیں ﷺ کی ثنا تک پہنچے

نعت پاک

چاند، سورج، کہکشاں کو آسماں بخشا گیا
پر رسولِ ہاشمی ﷺ کو لامکاں بخشا گیا

حضرتِ عیسیٰ کو فرشِ آسماں بخشا گیا
حضرتِ ادریس کو باغِ جناں بخشا گیا

" آپ کے قدموں کو فرشِ کہکشاں بخشا گیا"
آپ کو آقا ﷺ عروجِ لامکاں بخشا گیا

عظمت و رفعت کا پھر کیسے احاطہ ہو سکے
" آپ کے قدموں کو فرشِ کہکشاں بخشا گیا"

نور سے ان کے خدا نے کل جہاں پیدا کیا
عالمِ امکاں کو ختمِ مرسلاں ﷺ بخشا گیا

ان کی عظمت پر فدا ہونے سے یہ رتبہ ملا
عاشقِ شہ ﷺ کو مقامِ جاوداں بخشا گیا

مدحتِ آقا ﷺ کی، ہم کو، رہنمائی کے لیے
حضرتِ احمد رضا سا مدح خواں بخشا گیا

مدحتِ شاہِ امم کا تو بھی بن جا عندلیب
اے "شہادت!" بلبلوں کو گلستاں بخشا گیا

نعت پاک

یہاں سے سوئے طیبہ جب بھی طیارے نکلتے ہیں
نگاہِ شوق سے اشکوں کے فوّارے نکلتے ہیں

دلِ بے تاب جوں ہی تشنہ ہوتے ہیں صحابہ کے
زبانِ مصطفیٰ سے نور کے دھارے نکلتے ہیں

تصور جب طوافِ گنبدِ خضریٰ کو جاتا ہے
"قلم کی نوک سے نعتوں کے شہ پارے نکلتے ہیں"

شہنشاہِ مدینہ ﷺ آپ کے دیدار کی خاطر
فلک کے چاند سورج کہکشاں تارے نکلتے ہیں

جناں کی حوریں کرتیں رشک ان کی شان ورفعت پر
کفن باندھے سروں پر رب کے جب پیارے نکلتے ہیں

شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین آقا ﷺ
کرم فرمائیے سورج سے انگارے نکلتے ہیں

فزوں تر کوثر و تسنیم سے ہے مرتبہ جس کا
نبی کے ہاتھ سے وہ آب کے دھارے نکلتے ہیں

سجاتی ہیں خدا کی رحمتیں نورانی طشتوں میں
مجاہد! آپ کے آنسو کے جب دھارے نکلتے ہیں

شہ دیں رخ سے گیسو کو ہٹاتے ہیں "شہادت!" جب
جبیں کی بھیک لینے نوری مہ پارے نکلتے ہیں

نعت پاک

چراغِ الفت و شفقت جلائے آقا نے
اندھیرے بغض و حسد کے مٹائے آقا نے

کتابِ عدل پڑھا کے، تمام دنیا سے
"نقوشِ عہدِ گذشتہ مٹائے آقا نے"

زمانہ ان کی مہک سے ابھی بھی ہے مشکیں
دلِ صحابہ میں وہ گل کھلائے آقا نے

نکال کر ہمیں اس آتشِ جہنم سے
جناں کے باغ، خدا سے دلائے آقا نے

مہک سے جن کی معطر مشامِ عالم ہے
زمینِ دل میں وہ گلشن لگائے آقا نے

"شہادت" ان کو عطا کر کے قوتِ ایماں
تمام گرتے ہوؤں کو اٹھائے آقا نے

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

جینا محال ہوگیا دشواریوں کے بیچ
کیسے گزاروں زندگی مہنگائیوں کے بیچ

طیبہ کا حال سن کے یہ حالات ہیں مرے
" لگتا نہیں ہے دل مرا، رعنائیوں کے بیچ"

دربارِ پر ضیا میں عطا کیجیے قیام
کیسے رہوں حضور! تماشائیوں کے بیچ

چشمِ کرم ہو مجھ پہ شہنشاہِ دو جہاں!
کشتی ہے زیست کی مری گہرائیوں کے بیچ

بامِ عروج پالیا ان کے نصیب نے
چن لی گئیں حلیمہ، انھیں دائیوں کے بیچ

فکر و نظر پہ ایسی عنایات ہوں شہا!
کرتا رہوں ثنا میں تری حاجیوں کے بیچ

مولا کی بارگہ میں "شہادت" کی ہے دعا
قائم رہے سرور سبھی بھائیوں کے بیچ

نعت پاک

ہے ایماں نام آقا کی محبت میں فنا ہونا
فدا ہونا انھیں پر زندگی کا ہے بقا ہونا

امام احمد رضا کی عظمت و رفعت یہ کہتی ہے
"بڑا اعزاز ہے مداحِ محبوبِ خدا ہونا"

حقیقت میں یہی ایمان باللہ ہے مسلمانو!
حبیب کبریا کی شان و شوکت پر فدا ہونا

علامت بس یہی ہے رب تعالیٰ کی محبت کی
ترے دل کے نہاں خانے میں عشقِ مصطفیٰ ہونا

اطاعت حق تعالیٰ کی، نہیں اس کے سوا کچھ بھی
جبینِ قلب کا سرکار ﷺ کے در پر جھکا ہونا

لٹا دینا ہے گھر کا گھر نبی کے عشق و الفت میں
نہیں آساں زمانے میں "شہیدِ کربلا" ہونا

بڑی مشکل سے ملتا ہے یہ درجہ اے "شہادت" سن
نہیں تقدیر میں سب کی غلامِ باوفا ہونا

فقیر لوگ

آتے ہیں تیرے در پہ یہاں ہم فقیر لوگ
کرتے ہیں تجھ سے درد بیاں ہم فقیر لوگ

جائیں کہاں سوائے درِ پاکِ مصطفیٰ
لے کے دلوں کا دردِ نہاں ہم فقیر لوگ

محبوبِ کائنات، شہنشاہِ دو جہاں!
کرتے ہیں تیری شان بیاں ہم فقیر لوگ

رہتے ہیں با سلیقہ، سجا کے ادب کے پھول
"ذکر نبی جہاں ہے وہاں ہم فقیر لوگ"

کر لیتے ہیں شکار زبان و بیان سے
رکھتے ہیں ایسے تیر و کماں ہم فقیر لوگ

اے سرور زمین و زماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے سوا
کس کو سنائیں قولِ نہاں ہم فقیر لوگ

اک "دم" میں میرے، رب کی عطا سے ہے وہ اثر
کرتے ہیں چُور کوہِ گراں ہم فقیر لوگ

منزل فقط بدلتے ہیں آقا کے فیض سے
مر کے نہیں ہیں مرتے یہاں ہم فقیر لوگ

ہوگا نہ فیض ان کا "شہادت!" جو حشر میں
جائیں گے کیسے باغِ جناں ہم فقیر لوگ

نعت پاک

وہ شمع، راہِ ہدایت دکھا نہیں سکتی
جو، تیل شاہِ دوعالم سے پا نہیں سکتی

جبینِ قول و عمل ہو کہ ہو سعادت کی
"بغیر نورِ نبی جگمگا نہیں سکتی"

علی کا عشق و محبت اگر نہ ہو دل میں
درِ حضور سے خوشبو بھی آ نہیں سکتی

ہوائے شہرِ شہنشاہِ دوسرا ﷺ کے بغیر
کلی دلوں کی کبھی مسکرا نہیں سکتی

لحد کی شام ہو یا صبح ہو قیامت کی
بغیر حبِّ نبی ﷺ مسکرا نہیں سکتی

جو تاجِ سر نہ بناتی قدم کے ذروں کو
فلک کی کاہکشاں جھلملا نہیں سکتی

چراغِ عشقِ نبی دل میں گر فروزاں ہے
ہوائے تند بھی اس کو بجھا نہیں سکتی

نبی ﷺ کے عشق کا دعویٰ تُو چھوڑ دے فوراً
نبی کی بات "شہادت!" جو بھا نہیں سکتی

نعت پاک

روز و شب ذکرِ شہہِ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے رہو
جان و دِل ہوش و خرد ان پر فدا کرتے رہو

بہرِ بخشش ہر گھڑی یہ مشغلہ کرتے رہو
مدحتِ خیرُ البشر، خیرُ الورٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے رہو

انبیاء و مرسلیں کی سنّت پر نور ہے
"دم میں جب تک دم ہے ذکرِ مصطفیٰ کرتے رہو"

طلعتِ ماہِ مدینہ ہوگی قبر و حشر میں
عشق میں ان کے سدا صلِ علٰی کرتے رہو

رحمتیں آغوش میں اپنی بٹھائیں گی تمھیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ہر شئی فنا کرتے رہو

قاسمِ کنزِ نِعَم ہو اے شہنشاہِ رسل! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بے سہاروں، بے نواؤں کو عطا کرتے رہو

فجر، ظہر و عصر، مغرب اور عشاء و وتر تم
با جماعت عاشقو! ہر وقت ادا کرتے رہو

جن کی خاطر رب تعالیٰ نے بنائی کائنات
شاعرانِ خوش گلو! ان کی ثنا کرتے رہو

روزِ محشر کام آئیں گی تمھاری نیکیاں
تم زمیں پر اہلِ حاجت کا بھلا کرتے رہو

فخرِ آدم کے وسیلے سے "شہادت!" ہر گھڑی
بخششِ مادر، پدر کی، تم دعا کرتے رہو

نعتِ پاک

دل میں ہے ذوقِ قصیدہ، کیا کریں
پر نہیں ہے شاخِ طوبیٰ کیا کریں

اب نہیں کوئی ہمارا کیا کریں
ہوگیا دشمن زمانہ کیا کریں

بارِ عصیاں سے شفیع المذنبیں!
ہے ہمارا دل شکستہ کیا کریں

پار جانا ہے نہیں کشتی کوئی
بیچ میں حائل ہے دریا کیا کریں

ظلم کے عِفریت کا ہے مُنہ کھلا
ہم مسلماں، شاہِ بطحا! کیا کریں

جلوۂ آقا ﷺ رہے دل میں سدا
"اس سے بڑھ کر اور تمنا کیا کریں"

راستہ مسدود ہے یا مصطفیٰ! ﷺ
کیسے چومیں خاکِ طیبہ کیا کریں

شافعِ محشر! ﷺ کریں ہم پر کرم
معصیت سے دل ہے میلا کیا کریں

دل میں ہے، دیکھیں مدینے کی بہار
مفلسی کا ہے زمانہ کیا کریں

حُسن پائے ناز ہے دل میں بسا
پھر جہاں بھر کا نظارہ کیا کریں

ہے "شہادت!" شوقِ دیدارِ حرم
پر ہے خوابیدہ نصیب کیا کریں

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

چراغِ حق بجھایا جارہا ہے
زمانے سے اجالا جارہا ہے

شہنشاہِ دوعالم ﷺ ہو عنایت
"فلسطیں کو جلایا جا رہا ہے"

بچالیں باغِ ہستی کے محافظ
گلِ ایمان روندا جارہا ہے

دلِ انسانیت پر اب جفا کا
کٹارا بھی چبھویا جارہا ہے

مظالم دیکھ کر اہل جفا کے
لباسِ صبر پھٹتا جارہا ہے

فلسطیں پر مظالم کا مسلسل
کرارا "بم" گرایا جا رہا ہے

ہر اک ایمان والے کا جہاں میں
"شہادت!" دل دکھایا جارہا ہے

نعت پاک

قمر صدقے ستارے، مہر گردوں کہکشاں صدقے
تمھارے نام پر آقا ﷺ زمین و آسماں صدقے

تفکر منطقی کے اور خیالِ شاعراں صدقے
دماغِ فلسفی صدقے، قلوبِ عاشقاں صدقے

برستا آب ہے قرباں، چمکتی بجلیاں صدقے
حبیب کبریا تجھ پر شفق کی سرخیاں صدقے

گلِ شام و سحر قرباں، گلِ فکر و نظر قرباں
شجر قرباں، ثمر قرباں، بہارِ گلستاں صدقے

گنہگاروں پہ تم رحمت کی چادر تان دیتے ہو
"نہ کیوں ہوں اِس ادا پر عشق کی خودداریاں صدقے"

چمن کے برگ و بر قرباں، زمیں کے خشک و تر قرباں
تمھارے عشق میں اے جانِ جاں دونوں جہاں صدقے

سکونِ دل نچھاور ہے، تسلی بھی تو قرباں ہے
"شہادت!" مصطفیٰ کے نام پر امن و اماں صدقے

نعت پاک

رخشندہ آسماں کا قمر آپ ہی سے ہے
تابندہ شمس آٹھوں پہر آپ ہی سے ہے

مؤمن کی ہر دعا میں اثر آپ ہی سے ہے
انسان کی فلاح و ظفر آپ ہی سے ہے

پر نور میرا نورِ بصر آپ ہی سے ہے
روشن یہ میری شمعِ جگر آپ ہی سے ہے

اے نورِ کبریا، اے شہنشاہِ دو جہاں ﷺ
اہلِ سخن میں فیضِ ہنر آپ ہی سے ہے

اے جانِ گل، بہارِ چمن، شان رنگ و بو!!
"شاداب باغِ دل کا شجر آپ ہی سے ہے"

ماں کے شکم سے زندگی یا قبر و حشر تک
انسانیت کا سارا سفر آپ ہی سے ہے

دیدارِ کعبہ ہو کہ براہیم کا مقام
محظوظ عاشقوں کی نظر آپ ہی سے ہے

دہلیز پر بلالیں "شہادت" کو بھی حضور!
طیبہ کو حاجیوں کا سفر آپ ہی سے ہے

نعت پاک

تصورات میں جب بھی تری گلی گزری
خیال و فکر کے خانے میں روشنی گزری

غرور و کبر سے دل اس کا کیوں نہ ہو خالی
غریبی میں ہے سدا جس کی زندگی گزری

مہک سے پیار، نہ ہو کیوں اسے جہاں والو!
حیات جس کی، چمن میں پلی بڑھی گزری

نہ داغ آئے کوئی، دامنِ محبت میں
"رہِ جنوں سے دبے پاؤں آگہی گزری"

قلم پہ رعشہ ہے طاری، وہ نام لینے سے
ادب کے ساتھ جہاں پر شہنشہی گزری

بلالِ حبشی نے دامن میں لے لیا اس کو
ادب سے ہاتھوں کو باندھے جو مفلسی گزری

درود عاشقِ صادق نے پڑھ لیا، اس دم
"شہادت!" اس کی نگاہوں سے جب گلی گزری

نعت پاک

عشق میں ان کے، اگر میں بھی جو پاگل ہوتا
پھر بیاں میرا "خرد والے" سے افضل ہوتا

رحمتیں گود میں مجھ کو بھی بٹھالتیں، اگر
"قصۂ زیست مدینے میں مکمل ہوتا"

اپنے موقف میں ڈٹا رہتا حسینی بن کر
گر نگاہوں میں مری، قصّۂ کربل ہوتا

عشقِ سرکار نگاہوں کا جو ہوتا سرمہ
شہرِ الفت مری آنکھوں سے نہ اوجھل ہوتا

یادِ آقا میں اگر دل مرا ہوتا چھلنی
رخِ پر نور کا دیدار مسلسل ہوتا

ہجر میں ان کے، اگر آنکھوں سے بہتے موتی
جلوۂ شاہِ امم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دل میں مکمل ہوتا

اے "شہادت!" جو مرا عشق بھی ہوتا سُوہان
ذکر و اذکار سے دل کیسے نہ صیقل ہوتا

نعت پاک

میں ہوں مشتاقِ رؤیت آپ کی نورانی تربت کا
عطا کیجے شرف سرکار! مجھ کو بھی زیارت کا

کہوں میں مدعا کس سے شہنشاہِ مدینہ ﷺ اب
فسانہ کوئی کب سنتا ہے میرے دل کی حالت کا

ہمیشہ بندگی سے دور رکھتا ہے ہمیں شیطاں
عطا کیجے ہمیں بھی شوق مولا کی عبادت کا

مجھے الفت میں اپنی یوں فنا کردے مرے آقا
رضا سا ذوق ہو حاصل مجھے بھی تیری مدحت کا

اے نجدی دیوبندی! کیا کرو گے تم بتاؤ، جب
سجے گا حشر میں سہرا نبی کے سر شفاعت کا

خدا کا شکر و احساں ہے طفیل حضرتِ نظمی
ہے جذبہ دل میں باقی یا نبی! تیری اطاعت کا

سر انور شفیعِ حشر کا جب ہوگا سجدے میں
"نرالا طور ہوگا، گردشِ چشمِ شفاعت کا"

مرادیں ہو رہی ہیں سب کی پوری آپ کے در سے
بھرم رکھ لیجیے سرکار ﷺ بے بہرہ "شہادت" کا

نعت پاک

دین پر مرنے کا ہم کو یا خدا! جذبہ ملے
عزمِ فاروقی ملے اور حوصلہ سچا ملے

یادِ محبوبِ خدا اس درجہ تڑپائے ہمیں
"چشمۂ ابصار پھوٹے، نعمتِ گریہ ملے"

بختِ خفتہ کو مرے بھی ہو میسر وہ گھڑی
یا خدا! مجھ کو درِ سرکار ﷺ کا ٹکڑا ملے

ہو جمالِ گنبدِ خضرا سے دل روشن مرا
خاکِ پائے مصطفیٰ کا آنکھوں کو سرمہ ملے

گرمئ خورشیدِ محشر کا نہ ہو کچھ ڈر ہمیں
چادرِ رحمت کا ہم کو گر وہاں سایہ ملے

یا الٰہی! دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہو موجزن
حضرتِ جامی، رضا خاں کا مجھے لہجہ ملے

اے "شہادت" ان پہ بدبختی ہے چھائی اس قدر
دو جہاں میں دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ رسوا ملے

نعت پاک

فکر لفظوں کی پہنتی ہے قبا شام و سحر
ہوتی ہے توصیفِ شانِ مصطفیٰ شام و سحر

کس قدر آٹھوں پہر ہے بارش لطف و کرم
"مسکراتے ہیں گلِ فضل و عطا شام وسحر"

رحمتیں آواز دیتی ہیں تمھیں اے عاصیو!
کر لو توبہ، مغفرت کا در ہے وا شام وسحر

کل خدا کی بارگہ میں ماجرا کھل جائے گا
کیا پڑھا کیا کیا لکھا کیا کیا سنا شام وسحر

بارگاہِ رب میں بخشش کی سند بن جائے گا
جو کیا ذکرِ شہِ ہر دوسرا ﷺ، شام وسحر

از پئے شاہ دو عالم خاتمہ بالخیر ہو
ہے خدا کی بارگہ میں یہ دعا شام وسحر

ہر مہِ رمضان میں ہم عاصیوں کے واسطے
چشمۂ رحمت بہاتا ہے خدا شام و سحر

یا خدا ہم کو دکھا دے اب وہاں کی صبح و شام
مسکراتا ہے جہاں نورِ خدا شام و سحر

ہو رہا ہے عاشقانِ باوفا کے درمیاں
سیدی احمد رضا کا تذکرہ شام و سحر

ہند کے ہر گوشے گوشے میں عجب ذکرِ جمیل
ہے مجاہد کے دیارِ پاک کا شام و سحر

ہم غلامانِ مجاہد پر خدا کے فضل سے
ہے حبیبِ دین و ملت کی عطا شام و سحر

آج بھی شہرِ مدینہ کی ہوائے پاک میں
ہے "شہادت" خوشبوئے زلفِ دوتا شام وسحر

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

جبینِ فکر پہ اے کاش! جگمگائے نعت
بدن پہ لفظ کے ہو زیب تن قبائے نعت

سکون دے گی مرے قلب کو نوائے نعت
نبی کے عشق میں پڑھ کر کوئی سنائے نعت

ملی ہے فکر و تخیل کو منزلِ مقصود
زہے نصیب! ملا اس کو اعتلائے نعت

خزاں رسیدہ ہے فکر و نظر کا ہر گلشن
سخن کے باغ میں لفظوں کے گل کھلائے نعت

غزل کی سوچ مرے دل میں کیوں بھلا آئے
ہے سر پہ سایہ فگن ہر گھڑی ردائے نعت

ہمیشہ جلوۂ محبوب ﷺ ہو نگاہوں میں
"تخلیات میں اے کاش! یوں سمائے نعت"

کمال کچھ بھی نہیں اپنا، بزمِ شعرا میں
"شہادت!" ان کی عنایت سے مسکرائے نعت

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

عارضِ پر نور کی ہے، روشنی مدح و ثنا
ظلمتِ شب تو ہے ان کی زلف کی مدح وثنا

ہیں گلاب ونسترن، سُنبل، بنفشہ، یاسمن
پتا پتا، بوٹا بوٹا، پنکھڑی، مدح و ثنا

ابتسامِ رحمۃ للعالمیں کی، مومنو!
کر رہی ہے ہر بہار و تازگی مدح و ثنا

اے شہنشاہِ مدینہ، سرورِ کون و مکاں!
ہے زمین و آسماں میں آپ کی مدح و ثنا

خامۂ مدحت رقم، یہ کہہ رہا ہے وجد میں
"ہے مری قسمت شہِ لولاک ﷺ کی مدح وثنا"

دے تخیل کو مرے، ایسا عروج و ارتقا
میں سدا کرتا رہوں آقا! تری مدح و ثنا

دو جہاں میں تجھ کو حاصل ہوگی قدر و منزلت
اے "شہادت!" کر سدا سرکار کی مدح و ثنا

نعت پاک

شہرِ الفت میں سدا نور کا تڑکا ہوگا
کس قدر کیف مدینے کا نرالا ہوگا

بھینی خوشبو سے معطر ہے فضائے طیبہ
" آج سرکار ﷺ نے زلفوں کو سنوارا ہوگا"

فرش تا عرشِ بریں آج ہے چرچا ان کا
روزِ محشر بھی مرے شاہ کا جلوہ ہوگا

رخ سے سرکار جو گیسو کو ہٹاتے ہوں گے
چاند بھی ان کی طرف پیار سے تکتا ہوگا

چاک ہوجائے گا خورشیدِ فلک کا سینہ
گر شہنشاہِ دو عالم ﷺ کا اشارہ ہوگا

آپ بن جائیں گے جنت کا پرندہ، لیکن
ان کی عزت پہ سدا آپ کو مرنا ہوگا

اشک آنکھوں سے مسرت کے بہیں گے اس دم
اے "شہادت!" جو مدینے سے بلاوا ہوگا

نعت پاک

نعت بڑھتی ہے کائنات ان کی
رفعتوں سے بھری صفات ان کی

پیار کتنا تھا ان کو امت سے
یادِ امت میں گزری رات ان کی

عاشقِ سرورِ دو عالم ﷺ کے
"سوز و سازِ جگر، ہے نعت ان کی"

آزمائش سے ہم تو ڈرتے ہیں
ابتلا سے تھی پُر حیات ان کی

ہے حدیث ان کی، مشعلِ جنت
ہے ہدایت ہر ایک بات ان کی

دیکھ لیں ہم بھی شہرِ الفت کو
ہو اگر چشمِ التفات ان کی

اے "شہادت!" کرم ہوا ان کا ﷺ
جب بھی لکھی ہے میں نے نعت ان کی

نعت پاک

ہیں حسیں جذبات ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں
نعت کی سوغات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ہے نوازش مصطفیٰ کی، دل میں آتے ہیں سدا
طیبہ کے لمعات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ہوگیے مجھ سے کمینے پر کریم و مہرباں
رافع الدرجات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ہے کرم سرکارِ بطحا ﷺ کا، جو آئے کام یہ
قلب کے جذبات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ان کی مدحت کے تصدق ان کا ہے انعام، جو
لب پہ ہیں نغمات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

مدحتِ شہرِ مدینہ کا ہے جو حاصل شرف
"ہے کرم کی بات ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں"

مجھ سا بے ہودہ، کمینہ اور وہ نوری زمیں
ان کی ہیں خیرات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

دھورہی ہے معصیت کے میل کو دل سے مرے
وہ حسیں برسات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

ہیں شہنشاہِ زمین و آسماں کی برکتیں
جو ہوئیں خدمات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

دل کی آنکھوں کو زیارت کی حسین و پر ضیا
ہے ملی سوغات، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

اے "شہادت" اس چراغِ علم وعرفاں کا حسیں
دل ہوا مشکوٰۃ، ورنہ میں کہاں طیبہ کہاں

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

تمھاری یاد کے جلوے ہیں زندگی کے لیے
یہی ہیں کافی فقط، ایک جنتی کے لیے

کرم کا ہاتھ بڑھائیں حضور! میری طرف
"تڑپ رہا ہوں مدینے کی حاضری کے لیے"

اندھیری قبر میں اس کے سوا نہیں حاجت
نبی کے عشق کا دیپک ہو روشنی کے لیے

زمانہ کچھ بھی کہے میرا تو عقیدہ ہے
حضور قبر میں آئیں گے امتی کے لیے

جہاں کی سروری کی ہے اگر طلب تم کو
غلامی ان کی ضروری ہے خسروی کے لیے

نہیں قبول عبادت کوئی بغیر اس کے
اطاعت ان کی ضروری ہے بندگی کے لیے

بغیر اِس کے نہیں کوئی بھی خوشی دائم
رضائے حق ہے ضروری ہر ایک خوشی کے لیے

ہیں خوش نصیب، جو مولا کا شکر کرتے ہیں
خدا کی نعمتیں آتی تو ہیں سبھی کے لیے

"شہادت!" اِس کو بنا لے تو حرزِ جان اپنا
ضروری اُن کی اطاعت ہے عاشقی کے لیے

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

سایۂ رحمت ہے پھیلا چار سو قرآن کا
مؤمنوں کے جان و دِل میں نور ہے ایمان کا

مؤمنوں کو پیار ہے صرف اس لیے رمضان سے
"رب نے قرآں میں بتایا مرتبہ رمضان کا"

معصیت پر معصیت ہے، پر طفیلِ مصطفیٰ
منتظر ہوں یا خدا! میں بھی تیرے غفران کا

چاند، سورج اور ستاروں کے حسیں رخسار پر
نور ہے سرکار ﷺ کے روشن لب و دندان کا

یا رحمۃ للعالمیں، یا راحتِ قلب حزیں!!!!!
صدقہ ہے دونوں جہاں میں آپ کے احسان کا

آسمانِ قلبِ مؤمن میں چمکتا ہے سدا
ہر درخشندہ ستارہ آپ کے فرمان کا

اے شہنشاہِ مدینہ ﷺ آپ کے رخ کے طفیل
عرشِ اعظم پر ہے تارہ حضرتِ انسان کا

جگمگاتی ہے جبینِ علم اسی کے فیض سے
اے "شہادت!" نور ہے کیسا حسیں قرآن کا

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

جیتا نہیں کسی کی دواؤں کے فیض سے
زندہ ہوں آج شہ ﷺ کی عطاؤں کے فیض سے

ہیں فیض یاب اہل زمانہ، اے دوستو!
دربارِ مصطفیٰ کے گداؤں کے فیض سے

دل کے چمن میں آگئی ہے بادِ نو بہار
"شہرِ نبی کی ٹھنڈی ہواؤں کے فیض سے"

اِن مشکلاتِ دہر کا ہم کو نہیں ہے خوف
سرکارِ دوجہاں کی عطاؤں کے فیض سے

امِّ ابو ہریرہ کو ایماں ہوا نصیب
محبوبِ کبریا کی دعاؤں کے فیض سے

کعبہ بنا ہے قبلہ "فترضیٰ" گواہ ہے
آقائے دوجہاں کی اداؤں کے فیض سے

پھر جائے پانی جرمِ "شہادت" پہ حشر میں
چشمِ کرم کی پیاری حیاؤں کے فیض سے

نعت پاک

لکھوں حضور کی نعتیں میں شاعروں کی طرح
رہوں میں یاد میں آقا کی، غمزدوں کی طرح

چلا ہے دل مرا الفت میں بادلوں کی طرح
چمک رہا ہے یہ مدحت میں بجلیوں کی طرح

گزارو زندگی اپنی نہ غافلوں کی طرح
ہمیشہ کام کرو دیں کا رہبروں کی طرح

فضائے فکر میں اڑتا ہے بہرِ نعتِ رسول ﷺ
"مرا قلم بھی ہے جبریل کے پروں کی طرح"

فضائے نعت میں کرتا ہے یہ سدا پرواز
"مرا قلم بھی ہے جبریل کے پروں کی طرح"

فرازِ سدرۂ نعتِ نبی ﷺ ملے اس کو
"مرا قلم بھی ہے جبریل کے پروں کی طرح"

کریں گے شافعِ محشر ﷺ کرم جو ہم سب پر
کِھلے گی دل کی کلی حشر میں گلوں کی طرح

جہاں نہ ذکر و تلاوت کلامِ رب کی ہو
مکان ہوتے ہیں ایسے تو مقبروں کی طرح

ہمیں بھی کردے منور تو یا خدا! ایسے
جہاں کو روشنی دیں ہم بھی دیپکوں کی طرح

نبی کی شان میں توہین کے سبب، لوگو!!!
ہوئے وہابی و نجدی بھی کافروں کی طرح

خدا کے ہوگیے مقبول و محترم وہ لوگ
بنائے اپنے گھروں کو جو مسجدوں کی طرح

قبول ان کی شفاعت جو ہوگی محشر میں
لوائے حمد بھی ہوجائے گا گھروں کی طرح

کرے گا خانۂ دل کو اُجالا ہر انساں
جلو گے تم جو جہاں بھر میں مشعلوں کی طرح

غریب ہو، کہ شہنشاہ، سب پہ ان کا کرم
برس رہا ہے ہمیشہ ہی بادلوں کی طرح

مہک تھی کیسی "شہادت!" نبی کی زلفوں کی
بنا گئی جو زمانے کو خوشبوؤں کی طرح

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

خدا نے شاہ کے ہر فعل کو کیا انمول
وہ جاگنا ہو کہ سونا، ہے ہر ادا انمول

قدم جو سرورِ کونین کے پڑے اس پر
غبارِ خاکِ مدینہ بھی ہوگیا انمول

مری زبان و بیاں کی نہ تھی کہیں قیمت
"نبی کے عشق نے لفظوں کو کردیا انمول"

عطا جو روشنی کرتا ہے ان مساجد کو
بنا ہو گرچہ وہ مٹی سے، ہے دِیا انمول

طفیلِ عشقِ شہنشاہِ آسمان و زمیں
مری حیات کو مولا نے کردیا انمول

قمر جو شق ہو تو خورشید بھی پلٹ آئے
مرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ہر ایک معجزہ انمول

نماز و روزہ، زکوٰۃ و ادائے حج، ایمان
یقین جانیے ہے خلد کا پتہ انمول

طفیلِ حضرت حسان ہر زمانے میں
نبی کی نعت کا ہر لفظ ہوگیا انمول

کرے جو مدح نبی کی، نہ ہو وہ کیوں نایاب
"شہادت!" ان کی ہے تعریف اور ثنا انمول

نعت پاک

آتا ہے مدینے سے اجالا مرے گھر میں
رہتا ہے محبت کا سویرا مرے گھر میں

آجائیں اگر سیّدِ والا مرے گھر میں
ہوجائے تجلّی کا جھماکا مرے گھر میں

پانی ہے مدینے کا، اسی در کا ہے دانہ
"طیبہ ہی سے آتا ہے نوالہ مرے گھر میں"

افکار میں سجتی ہیں جو نعتوں کی محافل
ہر روز ہوا کرتا ہے جلسہ مرے گھر میں

خورشید کرے رشک مرے خانۂ دل پر
سُلطانِ جہاں کا ہو جو جلوہ مرے گھر میں

انوار کی برسات ہوا کرتی ہے اس وقت
پڑھتا ہے اگر کوئی صحیفہ مرے گھر میں

سرکار ہی مختارِ دوعالم ہیں "شہادت!"
ہوتا ہے شب و روز یہ چرچا مرے گھر میں

نعت پاک

شہنشاہِ مدینہ، احمدِ مختار آیا ہے
مبارک ہو وہ بن کر رحمتِ غفار آیا ہے

جبیں کی بھیک لیں اس سے مہ وخورشید اور تارے
"زمیں پر نورِ وحدت کا حسیں شہکار آیا ہے"

یتیمو!، دردمندو!، بے سہارو! اب نہ گھبراؤ
تمھاری دستگیری کو شہِ ابرار آیا ہے

مرے جانِ مسیحا! آپ کے دربارِ اقدس میں
شفا کی بھیک لینے آپ کا بیمار آیا ہے

عنایت کی نظر فرمائیے اے سرور عالم!
مدد کے واسطے در پر ہر اک لاچار آیا ہے

پلا یا پیار کا ساغر اسے آنکھوں سے آقا نے
برائے قتل جب لے کر عمر تلوار آیا ہے

عطا کیجے اسے پیمانہ اپنے عشق و الفت کا
سکونِ قلب کی خاطر، دلِ بیمار آیا ہے

نہیں تھا فکر وفن کا رنگ میرے شعر میں لیکن
شہِ کونین کی مدحت سے یہ معیار آیا ہے

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کا یہ ہے صدقہ
"شہادت!" جو دلوں میں جذبۂ ایثار آیا ہے

نعت پاک

دل میں تیرے گر نبی کے عشق کا جلوہ نہیں
لاکھوں سجدے ہوں، کوئی بھی کام آسکتا نہیں

جس کا خالق ہے خدا، مالک ہیں اس کے مصطفیٰ
"کون سی شیٔ پر مرے سرکار کا قبضہ نہیں"

باغِ فردوسِ بریں تک ہو پہنچ جس سے تری
مصطفیٰ کی راہ سے ہٹ کر کوئی رستہ نہیں

گر چراغ عشقِ احمد کی ہے دل میں روشنی
قبر کی تاریکیوں کا پھر کوئی خطرہ نہیں

تیرے ہاتھوں میں اگر ہے دامنِ آل نبی ﷺ
روزِ محشر کی تمازت کا تو پھر کھٹکا نہیں

جو ہیں اعلیٰ ان کے در کے وہ بڑے ہیں خوش نصیب
ان کے در کا ذرّۂ ناچیز بھی ادنیٰ نہیں

فرشِ گیتی ہو، کہ عرشِ حق ہو یا خلدِ بریں
اے "شہادت!" ابرِ لطف ان کا کہاں برسا نہیں

نعت پاک

عشق جو خارِ مدینہ سے کیا کرتے ہیں
ان کے دل میں گلِ فردوس کِھلا کرتے ہیں

جو شہنشاہِ رسالت ﷺ کی ثنا کرتے ہیں
تذکرہ ان کا ملائک بھی کیا کرتے ہیں

رب کے محبوب ﷺ کرم جن پہ کیا کرتے ہیں
"بھید الفت کے فقط اُن پہ کُھلا کرتے ہیں"

رب تعالیٰ نے اسے ایسا شرف بخشا ہے
چاند، تارے بھی مدینے میں جُھکا کرتے ہیں

معصیت حد سے سوا ہے، تو مگر ہم عشاق
دامنِ شاہِ مدینہ ﷺ میں چھپا کرتے ہیں

ان پہ ہوتی ہے عنایت کی نظر آقا ﷺ کی
نعت، سرکار کی جو روز لکھا کرتی ہیں

صاحبِ دولت و ثروت سے نہیں ہم کو غرض
ہم فقط رحمتِ عالم ﷺ کی ثنا کرتے ہیں

نعمتیں دونوں جہاں کی ہیں درِ اقدس میں
قاسمِ کنزِ نعم ﷺ سب کو دِیا کرتے ہیں

نجدیو! تم کو مبارک ہو ریال و ڈالر
نامِ سرکار پہ ہم لوگ پِلا کرتے ہیں

آرزو رکھ تو "شہادت!" شہِ بطحا سے سدا
اپنے عاشق کو وہ دیدار عطا کرتے ہیں

نعت پاک

خاک، پا کی مجھے بنائیں گے
عظمتیں وہ مری بڑھائیں گے

دل کو ہوگا سکوں میسر، جب
"وہ مدینے ہمیں بلائیں گے"

جلوہ فرمائیں گے وہ جب ہم پر
نورِ جاناں میں ہم نہائیں گے

داغِ عشقِ رسولِ انورﷺ کا
اپنی مرقد میں نور پائیں گے

بہرِ تسلیم، میں کھڑا ہوں گا
میرے مرقد میں جب وہ آئیں گے

خانۂ قلب جگمگائے گا
میرے آقا جو مسکرائیں گے

اے "شہادت" نبی کی الفت میں
دل کو محوِ ثنا بنائیں گے

نعت پاک

مصطفیٰ کی آمد کی گر خوشی نہیں ہوتی
گلشنِ محبت میں تازگی نہیں ہوتی

وصل کی لطافت کا حسن کیسے وہ پائے
"جس کو ہجر طیبہ سے دل لگی نہیں ہوتی"

ان کے "پائے انور" سے نور گر نہ وہ لیتے
شمس و ماہ و انجم میں روشنی نہیں ہوتی

چاند آسماں کا بھی رونما نہیں ہوتا
گر مہِ مدینہ کی چاندنی نہیں ہوتی

الفت و محبت کی شمع جل نہیں سکتی
گر حبیبِ داور کی دل بری نہیں ہوتی

رنگ ان کے گنبد کا گر ہرا نہیں ہوتا
شاخ، نخلِ طوبیٰ کی تو ہری نہیں ہوتی

سادگی طلب کیسے یہ زمانہ ہو پاتا
گر حبیبِ رحماں میں سادگی نہیں ہوتی

آپ کا "شہادت" پر گر کرم نہیں ہوتا
نعتِ پاک پر اِس کی شاعری نہیں ہوتی

نعت پاک

ہو حاصل دید رخسارِ حسیں کی نوری طلعت کی
تمنا ہے دلِ افسردہ میں آقا ﷺ !!! زیارت کی

ہے جس کے فیض کا چشمہ فُرات و نیل کا دریا
ہمیں اِک بوند ہی کافی ہے اس بحرِ سخاوت کی

ہے امیدِ کرم دربارِ عالی سے مسلماں کو
"مدد فرمائیے آقا ﷺ ! پریشاں حال امت کی"

درختوں نے کیا سجدہ، تو کنکر نے پڑھا کلمہ
فلک کے چاند، سورج نے شہِ دیں کی اطاعت کی

زمیں کے ذرے ذرے، آسماں کے تارے تارے میں
چمک پھیلی ہوئی ہے آج بھی شمعِ رسالت کی

فقط تیری رضا مطلوب ہے مہجورِ طیبہ کو
تڑپ باقی رہے سرکار! دل میں تیری فرقت کی

شہنشاہِ زمین و آسماں، اے سیّدِ والا ﷺ !
"شہادت" کو ہے حاجت آپ کی چشمِ عنایت کی

نعت پاک

آیا ہوں میں حضور! یہ خواہش دلی کے ساتھ
کیجے روانہ در سے مجھے ہر خوشی کے ساتھ

دن کا اجالا چھایا ہے خندہ لبی کے ساتھ
دیجور شب ہے بالیقیں زلفِ نبی کے ساتھ

اُمّید فیض آپ سے ہے اے مرے حضور!
"کیجے مجھے قبول مری ہر کمی کے ساتھ"

زندہ دلی تو شیوۂ عشقِ رسول ﷺ ہے
عشقِ نبی ضروری ہے ہر بندگی کے ساتھ

شکرِ خدائے پاک ہے، مولا ﷺ کا ہے کرم
دل کا مرے لگاؤ ہے جو اُس گلی کے ساتھ

ہو جائے گا عقیدہ ترا "نقش کالحجر"
الفت اگر ہے تجھ کو یہاں ازہری کے ساتھ

عادت نہیں ہے میری "شہادت!" مذاق کی
ہوتا نہیں ہے کام کوئی دل لگی کے ساتھ

نعت پاک

زندگی نامِ محمد ﷺ پہ لُٹا کر بیٹھو
یاد میں ان کی دل و جان فنا کر بیٹھو

درِ سرکار پہ سانسوں کو چُھپا کر بیٹھو
دھڑکنوں کو بھی وہاں خوب گُما کر بیٹھو

رحمتیں سایہ فِگن ہوں گی شہِ بطحا ﷺ کی
"مومنو! نعت کی محفل میں جو آ کر بیٹھو"

والئ طیبہ ﷺ غلام اپنا بنا لیں گے تمھیں
الفتِ خارِ حرم دل میں سجا کر بیٹھو

ہاں ادب، عشق و محبت کا ہے پہلا زینہ
ان کی دہلیز میں نظروں کو جھکا کر بیٹھو

فلسفہ دین و شریعت کا کُھلے گا تم پر
طالبِ علمِ نبی ﷺ دل کو بنا کر بیٹھو

آنے والے کو جگہ، بیٹھنے والے خود دیں
اہلِ مجلس سے کسی کو نہ ہٹا کر بیٹھو

حلقۂ ذکر میں بیٹھو تو "شہادت!" ایسے
دل میں مرشد کے تصور کو جما کر بیٹھو

نعت پاک

قبر میں حشر میں ان پر ہے بھروسہ اپنا
جن کے دامان میں ہے عفو کا تمغہ اپنا

مر رہا ہوں میں اسی شوق میں، وہ جان بہار
"بعدِ مردن مجھے دکھلائیں گے جلوہ اپنا"

دامنِ عفو و کرم میں وہ چھپا لیں گے وہاں
جب خیال آئے گا ہر ایک کو اپنا اپنا

آرزو ہے یہی خواہش ہے تمنا ہے یہی
شہرِ الفت میں خدا! کر دے ٹھکانہ اپنا

چادرِ عفو و کرم ہوگی میسّر تجھ کو
مدحتِ شاہِ امم ﷺ کرلے ترانہ اپنا

لو لگی ہے شہہِ لولاک ﷺ در اقدس سے
خاک بوسی کو عطا کیجیے تلوا اپنا

"علمِ ما کان" سے رب نے ہے نوازا ان کو
نجدیو! ہے یہی ایمان و عقیدہ اپنا

اہلِ زر، اہلِ دُول سے نہ غرض ہو ہم کو
یادِ جاناں ﷺ میں گزر جائے زمانہ اپنا

زندگی اپنی گزر جائے تری چوکھٹ پر
ہے مجاہد!!! تری دہلیز سے رشتہ اپنا

آپ کے در کی غلامی ہو شہادت کو نصیب
اِس کو سرکار!!! ﷺ بنا لیجیے بندہ اپنا

مصطفیٰ آج بھی ہیں اپنی لحد میں زندہ
اے "شہادت!" یہ عقیدہ ہے پرانا اپنا

نعت پاک

انوار کی برسات ہے سرکار کے در پر
فیضاں ہے سدا احمدِ مختار کے در پر

سدرہ کے مکیں، روحِ امیں، شاہِ ملائک
پر باندھے کھڑے ہیں شہِ ابرار کے در پر

لیں شمس و قمر نور کی خیرات یہیں سے
بٹتی ہے ضیا منبعِ انوار ﷺ کے در پر

اے طالعِ برگشتہ! نہ محروم تو ہونا
"تقدیر سنور جائے گی سرکار کے در پر"

خالق نے عطا کی انھیں وہ علم کی دولت
ہیں اہلِ خرد، حیدرِ کرار کے در پر

کیا خوب یہ اللہ نے اعزاز ہے بخشا
آتے ہیں ملائک شہہِ ابرار کے در پر

محروم نہیں کوئی، زمانے کا، طلب گار
خیرات ہے وہ مونس و غمخوار کے در پر

فریاد "شہادت" جو کرے حالِ زبوں میں
آجائیں مدینے سے وہ بیمار کے در پر

شب برأت

آؤ منائیں، دوستو، مل کر، شبِ برات
بخشش کا لے کے آئی ہے گوہر شبِ برات

اللہ! مغفرت کی تو چادر اُڑھا انھیں
لائی ہے مؤمنین کو در پر شبِ برات

ہم بھی نکالیں موتیاں بخشش کی سیپ سے
"رحمت کا لے کے آئی سمندر شبِ برات"

اے لوگو! آؤ بارشِ رحمت کا فیض لو
رحمت مچل کے کہتی ہے شب بھر شبِ برأت

دل میں جلانے عشقِ شہِ طیبہ کا چراغ
پرنور ہو کے آئی ہے گھر گھر شبِ برات

پی کر بنیں گے خلد کے حق داروں میں یہیں
دیتی ہے مغفرت کا وہ ساغر شبِ برات

چومے درِ حضور "شہادت" بہ چشمِ نم
ایسا بنا دے اِس کا مقدر شبِ برات!

نعت پاک

جگر میں آئیں، سمائیں دل میں، کریں سدا گھر نبی کی یادیں
ہوں نور پیکر، ہوں مشک و عنبر، دماغ پرور نبی کی یادیں

دلِ محبت میں آ رہی ہیں، بہار بن کر نبی کی یادیں
"حسیں سمندر، سکوں کا ساغر، سرور پرور نبی کی یادیں"

دلِ حزیں کو قرار بخشیں، جگر کی آنکھوں کو پیار بخشیں
زبان و لب کو نکھار بخشیں، ہیں آبِ گوہر نبی کی یادیں

جگر کی حدّت، دلوں کی رفعت، بہارِ برکت، خدا کی منّت
سحابِ رحمت، کنوزِ نعمت، عطائے داور نبی کی یادیں

ہیں بحرِ ہمت، ہیں شانِ عظمت، عجیب شوکت، بلا کی قوت
چراغِ الفت، گلِ رشاقت، حسین قیصر نبی کی یادیں

سدا امیدیں لگی ہیں تم سے گلِ ہدایت، اے ابرِ رحمت
دلِ "شہادت" کو فیض بخشیں، کریں معطر نبی کی یادیں!

نعت پاک

ان کے در سے دور ہونا، ہے فنائے زندگی
نام پر مر مٹنا ان کے، ہے بقائے زندگی

ڈوب جانا ان کی یادوں میں، ادائے زندگی
ان کی دہلیز کرم میں ہے ضیائے زندگی

ہجرِ طیبہ میں کہوں کیا حال اپنا ہوگیا
"زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی"

ان کی خاطر ہی خدا نے ہے بنائی کائنات
مصطفیٰ ﷺ ہیں سارے عالم کی بنائے زندگی

ہے عیاں سرکار پر میرا ہر اک رازِ نہاں
کیا سناؤں میں کسی کو راز ہائے زندگی

ڈھانپ لیتی ہے گنہگاروں کو رب کے فضل سے
سرورِ عالم ﷺ کی ہے رحمت، ردائے زندگی

واسطہ شاہنشہِ ہر دوسرا ﷺ کا یا خدا!
عفو فرمادے مری ساری خطائے زندگی

اے "شہادت!" آخری دم تک رہے یہ مشغلہ
مدحتِ شاہِ عرب ﷺ میں ہے ثنائے زندگی

نعت پاک

چاندنی ماہِ عرب کی کاش! چمکائے مجھے
پھول گلزارِ حرم کا خوب مہکائے مجھے

الفتِ "احمد رضا خاں" سر پہ ہے سایہ فگن
نجدیت کا گرم جھونکا کیسے جھلسائے مجھے

موقفِ تاج الشریعہ جب میرا ہے رہنما
صلح کلیت بھلا کیوں آنکھ دکھلائے مجھے

زینتِ جاہ و حشم نظروں میں میری ہیچ ہو
رونقِ بازارِ طیبہ، یا خدا! بھائے مجھے

ہند کے بے نور خطّے میں نہیں لگتا ہے دل
"نوکری اے کاش ان کے در کی مل جائے مجھے"

روک سکتیں ہی نہیں مجھ کو جہاں کی بندشیں
گر کرم شاہِ امم ﷺ کا طیبہ بلوائے مجھے

معصیت کے میل سے دل ہوگیا مثلِ غراب
بارشِ عفو و کرم کا قطرہ نہلائے مجھے

قبر کے تاریک گھر میں روشنی کا کام دے
آتشِ عشقِ حقیقی ایسا گرمائے مجھے

ہے عقیدہ، انبیا ہیں زندہ اپنی قبر میں
یہ عقیدہ ہی "شہادت!" قبر لے جائے مجھے

اے ''شہادت!'' ان کی مدحت سے سکوں پاتا ہوں میں
نعت گوئی کے سوا کیسے قرار آئے مجھے

نعت پاک

تیرے باغ کے غنچے کتنے
دشت کے تیرے ذرّے کتنے

تارے چمکے، ڈوبے کتنے
پھول کرم کے مہکے کتنے

اوّل تو ہے، آخر تو ہے
"تیرے روپ کے جلوے کتنے"

تو ہی فقط ہے مہرِ نبوت
نجمِ نبوت ڈوبے کتنے

دستِ کرم سے بہرِ صحابہ
تم نے نکالے چشمے کتنے

رحمتِ عالم نورِ مجسم
دنیا میں ہیں فتنے کتنے

سارے جہاں پر صدقہ تیرا
تو نے لٹائے صدقے کتنے

ساری دنیا تیری عطا ہے
تیری عطا کے دھارے کتنے

قلبِ مؤمن گھر ہے تیرا
جلووں کے ہیں خانے کتنے

بھورے، بلبل، انساں گاتے
تیرے عشق کے نغمے کتنے

جامی نوری کوئی رضا ہے
عاشق تیرے اچھے کتنے

نغمے ان کی مدح و ثنا کے
تم نے "شہادت!" لکھے کتنے

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت پاک

اس کو حاصل ہوئی زندگی کی چمک
جس نے پائی وہاں چاکری کی چمک

حکمرانِ جہاں سے معزز ہے وہ
"جس کے دل میں ہے عشقِ نبی کی چمک"

جس نے پائی غلامی شہہِ دین کی
کیا لبھائے اسے سروری کی چمک

سوزنِ گم شدہ جس میں آئے نظر
ہے وہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خندہ لبی کی چمک

ڈوبا سورج بھی الٹے قدم لوٹ آئے
بو الحسن کی وہ ہے بندگی کی چمک

دے رہی ہے چمک قلبِ عشاق کو
اے مجاہد تری سادگی کی چمک

کر رہی ہے درخشندہ افکار کو
اے "شہادت!" نبی کی گلی کی چمک

نعت پاک

سرورِ کونین ﷺ کا ہر ضابطہ اچھا لگا
دینِ احمد ﷺ کا ہمیں ہر فلسفہ اچھا لگا

ہر حقیقت خواہ کے دل کی یہی آواز ہے
"احمدِ مختار کا ہر معجزہ اچھا لگا"

شبنمی راتیں وہاں کی کیف زا شام و سحر
نور و رحمت میں بسا شہرِ وفا اچھا لگا

منزلِ مقصود کی جس سے رسائی ہو نصیب
راستوں میں بس وہی اک راستہ اچھا لگا

سنتِ شاہِ مدینہ سے جو ہو آراستہ
زندگانی کا وہی اک زاویہ اچھا لگا

پاک در سے رابطہ رہتا ہے قائم، اس لیے
نعت گوئی کا "شہادت!" مشغلہ اچھا لگا

نعت پاک

جس کی طرف، وہ مالک و مختار ہوگئے
اہلِ جہان اس کے طرف دار ہوگئے

جو لوگ ان کی یاد میں بیمار ہوگئے
ایمان والے ان کے طلب گار ہوگئے

ان کے وفا شعار، وفا دار ہوگئے
گستاخ ان کے، دین کے غدار ہوگئے

سنت کی پیروی میں جو سرشار ہوگئے
اہلِ جہاں میں صاحبِ کردار ہوگئے

کتنا عظیم رتبہ ملا انکسار کا
"اہلِ نیاز خاکِ درِ یار ہوگئے"
"اٰتٰکم الرسول" سے رخشندہ ہوگیا
رب کے حبیب احمدِ مختار ہوگئے

جب چشمِ یار جانب دلدار ہوگئی
اہلِ وثوق صاحبِ دیدار ہوگئے

کتنا عظیم ہے یہ صلہ ان سے عشق کا
عشاق خلدِ حق کے خریدار ہوگئے

اسلوب اپنا گرچہ "شہادت!" نہ تھا حسین
ان کے کرم سے ہم بھی طرح دار ہوگئے

نعت پاک

نورِ جذبات ہے شبِ معراج
نوری برسات ہے شبِ معراج

"قَابَ قَوْسَیْن" اس پہ ہے شاہد
"وصل کی رات ہے شبِ معراج"

جو بشر کو سلامتی بخشے
وہ مناجات ہے شبِ معراج

فرشیوں کو عروجِ عرشی دے
ایسی سوغات ہے شبِ معراج

ماہ و انجم کٹورے بھرتے ہیں
کیا ہی خیرات ہے شبِ معراج

آج دولھا بنے ہیں شاہ امم
نوری بارات ہے شبِ معراج

اے "شہادت!" وصالِ نوری میں
رفعِ ظلمات ہے شبِ معراج

نعت پاک

بارشِ نور وہاں آٹھوں پہر ہوتی ہے
جس جگہ شاہِ مدینہ کی نظر ہوتی ہے

رب تعالیٰ کی جنھیں دید ہوئی ہے حاصل
"ان کے دیوانوں کو عالم کی خبر ہوتی ہے"

کچھ نہیں خلوت وجلوت کی وہاں پر تخصیص
ان کی، عشاق پہ ہر لمحہ نظر ہوتی ہے

پیر و مرشد کا کرم ان کی عنایت کہیے
زندگی یادِ نبی ﷺ میں جو بسر ہوتی ہے

میرے محبوب کو اللہ نے وہ خوشبو بخشی
مشک و عنبر میں بسی راہ گزر ہوتی ہے

تو ہے خورشید، شہنشاہِ مدینہ! ﷺ ایسا
مسکرانے سے ترے روز سحر ہوتی ہے

رشک کرتی ہے فرشتوں کی جماعت اس پر
یادِ جاناں میں اگر آنکھ یہ تر ہوتی ہے

اے "شہادت!" نہیں کچھ علم و ہنر پاس اپنے
ان سے حاصل ہمیں ہر فتح و ظفر ہوتی ہے

نعت پاک

کیوں کم ہو کبھی مہرِ درخشاں کے اجالے
ہیں طور پہ پھیلے مہِ تاباں کے اجالے

خورشید و قمر پر ہوئے دنداں کے اجالے
کیا خوب ہیں، محبوب کے مژگاں کے اجالے

افلاک و زمیں عرش بریں سارے جہاں میں
" پھیلے ہوئے ہیں عرش کے مہماں کے اجالے"

رحمت ہے عنایت ہے شہِ کون و مکاں کی
ہر خانۂ مؤمن میں ہیں قرآں کے اجالے

ہے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیں پر نور سواری
راہوں میں ہماری بھی ہیں ایماں کے اجالے

گم گشتہ ملی حضرتِ صدّیقہ کی سوزن
کس شان کے ہیں آپ کے دنداں کے اجالے

پھیلے ہیں" شہادت!" جو سبھی علم وادب میں
سلطانِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں دبستاں کے اجالے

نعت پاک

ایمان ہمارا ہے اللہ کی وحدت پر
قربان ہے جان اپنی، ناموسِ رسالت پر

حیدر کی شجاعت پر عثماں کی سخاوت پر
فاروقی عدالت پر، صدیقی صداقت پر

طاقت پہ نہ قوت پر، جرأت پہ نہ ہمت پر
رہتی ہے نظر اپنی، آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عنایت پر

شیدا ہے دلِ شیدا اس عظمت و رفعت پر
ثوبان و ربیعہ کی جنت میں رفاقت پر

حیراں ہیں خِرَد والے اُس سیر کی رفعت پر
معراج کے دولھا کی معراج کی حکمت پر

اعمال و عبادت پر، تقویٰ نہ طہارت پر
"ہے ناز فقط ہم کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت پر"

سائنسی ترقی پر حیرانی نہیں، لیکن
حیراں ہیں جہاں اب تک خورشید کی رجعت پر

کیا خوب ستارے ہیں یہ رشد و امامت کے
اصحاب چمکتے ہیں افلاکِ ہدایت پر

جھکتے نظر آتے ہیں سر اہل فصاحت کے
سُلطانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پُر نور بلاغت پر

حیرت میں زمانہ ہے ہر کوئی دوانہ ہے
حسنینِ مکرم کی بے مثل شہادت پر

پتھر ہیں بندھے پھر بھی "لا" سنتا نہیں کوئی
قربان زمانہ ہے ، اس جود و سخاوت پر

اے والیٔ بطحا! اب فیضانِ نظر کردو
محرومِ زمانہ پر محتاج، "شہادت" پر

نعت پاک

ہو مسرت یا خوشی مشکل کشا لکھا کریں
لوحِ دل پر مصطفیٰ یا مصطفیٰ لکھا کریں

ایک سجدے سے نجاتِ اخروی مل جائے گی
بہرِ تسلیم و رضا ہم کربلا لکھا کریں

کشت زارغم میں ہوں گی نصرتوں کی بارشیں
" آنسوؤں سے المدد یا مصطفیٰ لکھا کریں"

خامۂ عشق و محبّت اور عقیدت سے سدا
مدحتِ شاہنشہِ ہر دوسرا لکھا کریں

زندگی کی ظلمتوں میں روشنی کے واسطے
آفتابِ دیں، مہہِ ارض و سما لکھا کریں

بہرِ مطلوبِ شفاعت اے" شہادت!" روزوشب
المدد یا صاحبِ ظلِ لوا !!! لکھا کریں

نعت پاک

ملے مصطفیٰ، مصطفیٰ کہتے کہتے
ہوا دل مجلیٰ خدا کہتے کہتے

حبیبِ خدا، مصطفیٰ کہتے کہتے
ملا نور، نورُ الہدیٰ کہتے کہتے

مصائب کی چاروں طرف تھیں گھٹائیں
ہوئیں دور، مشکل کشا کہتے کہتے

نہیں تھا کمال و ہنر مجھ میں، لیکن
ملی نعت گوئی "رضا" کہتے کہتے

ہو جلوہ نگاہوں میں شاہِ عرب کا
"قضا آئے صل علیٰ کہتے کہتے"

دلوں پر ہمارے سدا چشتیت کا
چڑھا رنگ خواجہ پیا کہتے کہتے

بلاوا جو آئے گا ارضِ حرم سے
میں جاؤں گا صل علیٰ کہتے کہتے

گئے لامکاں جب نبی، انبیا نے
سُواگت کیا مرحبا کہتے کہتے

"شہادت!" نے پائی شفاعت نبی کی
شفیعُ الوریٰ مجتبیٰ کہتے کہتے

نعت پاک

مُطہّر قلب ہوگا ذکر "ہو" سے
سجا لو فکر نعتِ "عبدُہٗ" سے

محبت کا کِھلے گا پھول دل میں
"سنو مدحت نبی کی خوش گلو سے"

کُھلے گا باب حکمت کا سخن میں
گزارو زندگانی گر وضو سے

اگر باغِ نبی کو ہو ضرورت
کرو سیراب تم اُس کو لہو سے

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اثر تھا
مہکتے راستے جو ان کی "بو" سے

عقیدہ دیوبندی کا۔ کبھی بھی
تمھارے خانۂ دل میں نہ "گھوسے"

کرم ہوگا "شہادت" آخرت میں
لگاؤ لو سدا "سبحانہٗ" سے

منقبت درشان خلیفۂ چہارم
سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

خدا کا نوری صحیفہ علی کے گھر سے ملا
کلامِ پاک کا معنیٰ علی کے گھر سے ملا

نبی کا پیارا سا کلمہ علی کے گھر سے ملا
درِ بہشت کا رستہ علی کے گھر سے ملا

سرِ خمیدہ کو سجدہ علی کے گھر سے ملا
دلِ حزین کو قبلہ علی کے گھر سے ملا

گلِ عقیدہ کا غنچہ علی کے گھر سے ملا
عمل کا پھول شگفتہ علی کے گھر سے ملا

خلوص و صبر و تحمل رضائے حق، تسلیم
نہ پوچھیے کہ ہمیں کیا علی کے گھر سے ملا"

نہ کیوں ہو ناز "شہادت" زمانے کو ان پر
حیا کے رخ پہ بھی پردہ علی کے گھر سے ملا

منقبت درشان حضور غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُنذِرِ نار و مُبشِّر بھی ہے عبد القادر
علمِ اسرار کا مُخبِر بھی ہے عبد القادر

نورِ جعفر بھی ہے باقر بھی ہے عبد القادر
مہرِ اقطاب و منوِّر بھی ہے عبد القادر

حامد و واصف و ذاکر بھی ہے عبد القادر
نعتِ سرکار کا شاعر بھی ہے عبد القادر

عطر بیزی ہے سدا اس کی طبیعت کا نشاں
صاحبِ خاطرِ عاطر بھی ہے عبد القادر

اولیا میں نہ کہیں آج تلک اس جیسا
قطبِ نایاب بھی نادر بھی ہے عبد القادر

عالم و فاضل و مفتی بھی محقق، شارح
دینِ سرکار کا ناشر بھی ہے عبد القادر

کیا بیاں اس کی حقیقت کریں یہ اہل جہاں
"سر باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر"

چشمِ باطن سے "شہادت" دل صد چاک کو دیکھ
قلبِ عشاق میں حاضر بھی ہے عبد القادر

منقبت درشان حضور غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کس کے دل میں ہے ان کی محبت، میرے
غوث الوریٰ کو پتہ ہے
کون رکھتا ہے بغض وعداوت، میرے غوث
الوریٰ کو پتہ ہے

وردلب کس کے ہے ان کی مدحت، میرے
غوث الوریٰ کو پتہ ہے
ڈالنا کس پہ ہے چشمِ رحمت، میرے غوث الوریٰ
کو پتہ ہے

قطب ہے کون ابدال واوتاد، فرداور محورِ رشدو
ارشاد
"ہر ولی کا مقامِ ولایت، میرے غوث الوریٰ کو
پتہ ہے"

گلشنِ عشق کس نے کھلایا، رسمِ الفت ہے کس
نے نبھایا
کس نے بویا ہے یہ تخم نفرت، میرے غوث
الوریٰ کو پتہ ہے

کون ہے، کفر پر جو مرے گا، خاتمہ کس کا ایماں
پہ ہوگا
کس کی قسمت میں ہے باغِ جنت، میرے غوث
الورٰی کو پتہ ہے

کس نے ان کا ہے درجہ بڑھایا، دہر میں ان کو
اعلیٰ بنایا
الفت ورتبۂ اعلیٰ حضرت، میرے غوث الورٰی کو
پتہ ہے

دھامنگری کے پیارے مجاہد، کس کے عاشق
ہیں، کیسے ہیں زاہد
شخصیت کیا ہے کیسی ہے حالت، میرے غوث
الورٰی کو پتہ ہے

وہ تو دیتے ہیں دنیا میں عزت، آخرت میں کریں
گے شفاعت
اپنے عاشق کا حال اے" شہادت!"، میرے
غوث الورٰی کو پتہ ہے

نعت شریف

ہے جہان رنگ بو میں دلکشی میلاد کی
خلد میں بھی ہے بہار و تازگی میلاد کی

جلوۂ میلاد سے ہونے لگا دل تابناک
دوستوں میں بات جب چلنے لگی میلاد کی

ماہ و انجم، کہکشاں ہوں یا کہ ہو مِہرِ مبیں
"ہر طرف پھیلی ہوئی ہے روشنی میلاد کی"

کعبہ وافلاک پر جھنڈے ہیں شرق وغرب میں
کیا عظیم الشان ہے یہ خسروی میلاد کی

عشقِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظارہ دیکھ لو اے نجدیو!
بام و در پر نصب ہے جھنڈی ہری میلاد کی

نجدیت گریہ کناں ہے مثلِ شیطانِ رجیم
اہلِ سنت کے گھروں میں ہے خوشی میلاد کی

پیش کرتا ہوں وہی اک راگ میں ان کے حضور
بھا گئی ہے جو پیا کو راگنی میلاد کی

گلشنِ تمدیح میں ہے بارشِ عشق ووفا
پندرہ سو سالوں سے جاری دلکشی میلاد کی

آگیے قرطاس پر اشعار ان کی نعت کے
اے "شہادت!" دل میں جب محفل سجی میلاد کی

منقبت درشان حضور سیدی سرکار
مجاہد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمھارے آستانے پر عقیدت سے جو آتا ہے
ستارہ اس کی قسمت کا بلندی پر چمکتا ہے

ترے اخلاق کے گلشن کا ہر غنچہ چٹکتا ہے
حویلی ہے درخشاں تیری، تیرا در چمکتا ہے

شہِ کونین کی الفت کے صدقے عرشِ اعظم پر
مجاہد! تیری رفعت کا ستارہ جھلملاتا ہے

تقدس تیری امواجِ تنفس کا خدا جانے
" ترے اخلاق کی خوشبو سے تیرا در مہکتا ہے"

محبت کس قدر ہے سنتِ سجاد سے، اللہ!!!
مجاہد ہتھکڑی کو چوم کر بھی مسکراتا ہے

ترے فیضان کی بارش ہوا کرتی ہے آنگن میں
مجاہد تیرے جلوؤں سے ہمارا گھر چمکتا ہے

عبادت ہو تو ایسی ہو کرامت ہو تو ایسی ہو
مجاہد کا وہ سجدہ ہے جو گاڑی روک دیتا ہے

مقید کر نہیں سکتیں سلاخیں جیل کی اِس کو
یہ بندہ قید میں رہ کر بھی باہر آتا جاتا ہے

گزاری تو نے ایسی زندگی ان کی محبت میں
نبی کے عشق کی تجھ سے زمانہ بھیک لیتا ہے

غضب اس کو پکڑ لیتا ہے اپنے قہر کے ہاتھوں
خدائے پاک کے ولیوں سے کوئی گر الجھتا ہے

کریں چشمِ کرم اب، دور ہوجائے پریشانی
مجاہد! آپ کے در کا "شہادت" بھی تو منگتا ہے

❁❁❁❁❁❁❁❁

منقبت درشانِ مرشدِ طریقت خلیفۂ حضور مجاہدِ ملت
حضرت علامہ قاری محمد مقبول احمد حبیبی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بموقع عرس چہلم حبیب المساجد خانقاہ حبیبیہ
دھام نگر شریف، اڑیسہ

جب جہاں میں پھول پھولا حضرتِ مقبول کا
ہوگیا مشکیں علاقہ حضرتِ مقبول کا

ہے بلندی پر نصیبہ حضرتِ مقبول کا
جگمگاتا ہے ستارہ حضرتِ مقبول کا

مرتبہ ہے کتنا اعلیٰ حضرتِ مقبول کا
چار سو ہوتا ہے چرچا حضرتِ مقبول کا

مرحبا معمور تھا عشقِ شہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
غوث کی الفت سے سینہ حضرتِ مقبول کا

مسلکِ احمد رضا پر وہ رہے قائم سدا
تھا بڑا پختہ عقیدہ حضرتِ مقبول کا

تھی خلافت ان کو حاصل دھامنگری پیر سے
اس لیے ہے نام اونچا حضرتِ مقبول کا

اپنے مرشد کے تصدق پایا ہے کتنا کمال
پڑھتا ہے خطبہ زمانہ حضرتِ مقبول کا

"عرسِ مرشد میں پڑھا کرتے تھے میلادِ رسول"
یوں ہوا شیدا زمانہ حضرتِ مقبول کا

پرتوِ حضرت مجاہد تھے وہ مرد باصفا
خوب ان سے ملتا چہرہ حضرتِ مقبول کا

جب عمل ان کا ہوا مقبول مولا کے حضور
غیر نے بھی مانا تقویٰ حضرتِ مقبول کا

اک زمانے سے تھے وہ قاضی الہ آباد کے
علم بھی تھا خوب پختہ حضرتِ مقبول کا

ہیں خلیفہ حضرت نوشاد و اصغر اور حنیف
ہے "شہادت" بھی خلیفہ حضرتِ مقبول کا

منقبت درشان حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کشورِ محبوبیت کے تاجور احمد رضا
معدنِ الفت کے ہیں لعل و گہر احمد رضا

سارے گستاخانِ شہہ ﷺ کو کیفر کردار تک
آپ نے پہنچا دیا ہے بے خطر احمد رضا!

اہلِ حق کو اس حقیقت میں نہیں ہے کوئی شک
"مصطفیٰ ﷺ کے تم ہو محبوبِ نظر احمد رضا"

ہیں ثریا کی بلندی پر ابھی بھی بالیقیں
آپ کے فضل و شرف کے بام و دَر، احمد رضا

حضرتِ حامد رضا اور مفتیٔ اعظم مرے
آپ کے پرتو ہوئے دونوں پسر، احمد رضا!

ہے بہارِ خلد بہرِ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ
نجدیوں کے واسطے نارِ سقر ،احمد رضا!

باسلیقہ، باادب اور باہنر کر دیجیے
ہے "شہادت" پر خطا اور بے ہنر احمد رضا!

منقبت درشان بنت رسول، خاتون جنت، سیدۃ النساء
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کریں ہم برملا مدحت تمھاری فاطمہ زہرا
حیات اس میں گزر جائے ہماری فاطمہ زہرا

کہا جائے گا اہل حشر سے، کرلو نظر نیچی
وہاں گزرے گی جب تیری سواری فاطمہ زہرا

وہ ہوتی سردیوں کی شب مگر تم نے تو سجدے میں
ہمیشہ ہی، ہمیشہ شب گزاری، فاطمہ زہرا

کہا ہے شاہِ بطحا نے تمھیں جب "بَضْعَۃٌ مِنِّی"
بیاں ہو کس طرح رفعت تمھاری فاطمہ زہرا!

نِسائے خلد کی ہیں سیِّدہ، حسنین کی ماں ہیں
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں پیاری فاطمہ زہرا"

خدا نے آیتِ تطہیر میں قرآن کے اندر
بیاں فرمائی ہے پاکی تمہاری فاطمہ زہرا

کرم کی اک نظر فرمائیے اپنے "شہادت" پر
گناہوں کا ہے سر پر بوجھ بھاری فاطمہ زہرا

منقبت پاک
بشان خلیفہ اول، افضل البشر بعد از انبیا،
یارغار مصطفیٰ، محبوب حبیب کبریا
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

یقینا یارِ غارِ مصطفی صدیقِ اکبر ہیں
نبی خورشید ہیں اس کی ضیا صدیقِ اکبر ہیں

وہی کرتے رِضا جس میں ہوا کرتی شہ دیں کی
مزاجِ مصطفی ﷺ کے آشنا صدیق اکبر ہیں

نبی کی ذاتِ کامل جس میں آتی ہے نظر لوگو!
صحابہ میں وہ روشن آئنہ صدیق اکبرہیں

منازل جس سے روشن ہیں شریعت اور طریقت کے
نبی ﷺ کے دین کا ایسا پتہ صدیق اکبر ہیں

پریشاں حال کی تکلیف، دکھ میں کام آتے ہیں
مددگار و معین و آسرا صدیق اکبر ہیں

"شہادت!" عاقبت اپنی بنالے اُن کی مدحت سے
وہی خیرُ البشر بعد انبیا صدیق اکبر ہیں

منقبت درشان خلیفہ ثالث
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس نے بھی سیرت پڑھی حضرت عمر فاروق کی
شان پائی عبقری حضرت عمر فاروق کی

بادشاہانِ جہاں سے کیوں نہ ہو ان کی ثنا
"تھی مثالی زندگی حضرت عمر فاروق کی"

چاند، سورج کی طرح دیتی ہے ہم کو روشنی
ہر ادائے زندگی حضرت عمر فاروق کی

کانپتے تھے نام سنتے ہی سلاطینِ زماں
شخصیت با رعب تھی حضرت عمر فاروق کی

رات بھر خوفِ الٰہی سے وہ رہتے اشک بار
زندگی پرسوز تھی حضرت عمر فاروق کی

پائے ناز مصطفیٰ ﷺ پر زندگی قربان تھی
اے "شہادت!" واقعی حضرت عمر فاروق کی

منقبت در شان حضور ہند الولی خواجۂ خواجگاں
معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہِ زماں خواجۂ خواجگاں
دین کے پاسباں خواجۂ خواجگاں

ہم زمیں، آسماں خواجۂ خواجگاں
ہم طلب، درفشاں خواجۂ خواجگاں

وصف میں تیرے الفاظ کے پھول ہیں
گل بدن گل فشاں خواجۂ خواجگاں

تم ہو آل علی، تم عطائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
"فخرِ ہندوستاں خواجۂ خواجگاں"

بیکسوں اور غریبوں کی جائے پناہ
ہے ترا آستاں، خواجۂ خواجگاں

دھنس گیا ہوں گناہوں کے دلدل میں میں
دیجے امن و اماں خواجۂ خواجگاں

آستانے پہ آیا ہوں کیجے کرم
جاؤں میں اب کہاں خواجۂ خواجگاں

زیست کی آخری سانس تک میں رہوں
آپ کا مدح خواں، خواجۂ خواجگاں

جان و دِل ہیں" شہادت!" کے اجمیر میں
جسم بھی ہو وہاں خواجۂ خواجگاں

نعت پاک

زمیں پر مصطفی صلی علی کی آمد آمد ہے
شہہِ ہر دو سرا رب کی عطا کی آمد آمد ہے

بنے ہیں انبیا و مرسلیں کل مقتدی جن کے
وہ سلطان دو عالم ، مقتدا کی آمد آمد ہے

سجاؤ محفلِ میلاد گاؤ نعت کے نغمے
مبارک ہو حبیب کبریا کی آمد آمد ہے

ضیاے نورِ حق ، وہ قاسم کنزِ خدا وندی
" زہے رحمت کہ ختمِ انبیا کی آمد آمد ہے"

دعائے حضرَت ابراھیم ، بن کر مژدۂ عیسی
حبیب کبریا، نورالھدیٰ کی آمد آمد ہے

درودِ پاک کی محفل سجاؤ! خانۂ دل میں
''شہادت!'' نورحق شمس الضحیٰ کی آمد آمد ہے

منقبت در شان حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بریلی کے سلطان تاج الشریعہ
جہاں بھر میں ذی شان تاج الشریعہ

پلایا مریدوں کو آنکھوں سے تو نے
مئے عشق و عرفان تاج الشریعہ!!

علومِ رضا کی چمکتی ہیں کرنیں
ہے فتووں کی وہ شان تاج الشریعہ!

ہیں مفتیٔ اعظم کے نائب یقیناً
ہیں حامد کا فیضان تاج الشریعہ

مجاہد نے ہم کو بتائی تری شان
ترا کر کے سمّان تاج الشریعہ

غلام محمد کو دے کر خلافت
کیا تو نے ذیشان تاج الشریعہ!

درخشندہ تو نے نگاہِ کرم سے
کیا سب کا ایمان ، تاج الشریعہ!

خدا کی برستی رہے ان پہ رحمت
بنیں رب کے مہمان تاج الشریعہ!

دعا ہے "شہادت" کی ، تجھ پر ہمیشہ
خدا کا ہو رضوان تاج الشریعہ!!

منقبت درشان حضور مجاہد ملت رضی اللہ عنہ

گلزار وفا دل میں کھلاتے ہیں مجاہد
الفت کا ہمیں جام پلاتے ہیں مجاہد

کشکول مرادوں کے بھی بھر دیجیے ان کے
دربار میں جو آپ کے آتے ہیں مجاہد!!!

تعلیم ہے محبوب ہمیں اس لیے اِن کی
جنت کا پتہ ہم کو بتاتے ہیں مجاہد

تعظیم و اطاعت کا سبق ہم کو پڑھا کر
دیدار ، نبی ﷺ کا بھی کراتے ہیں مجاہد

سلطانِ زمانہ ہو سکندر ہو یا منگتا
دہلیزِ کرم میں سبھی آتے ہیں مجاہد!

اخلاق و محبت کے یہ اک ایسے دھنی ہیں
ہم جیسے کو بھی اپنا بناتے ہیں مجاہد

رک ریل ابھی آگے قدم کو نہ بڑھانا
سجدے میں خدا کے لیے جاتے ہیں مجاہد

بخشش وہ کرائیں گے گنہگاروں کی رب سے
مژدہ اے ''شہادت!'' یہ سناتے ہیں مجاہد

نعت پاک

دیارِ سرورِ کونین ﷺ کی مدحت ضروری ہے
غبارِ پائے اقدس سے ہمیں الفت ضروری ہے

حصولِ جنت الفردوس کی خاطر زمانے میں
" ثنائے سیدِ کونین ﷺ کی عادت ضروری ہے"

اگر تم چاہتے ہو سرخروئی اپنے مرقد میں
لحد کے واسطے ایمان کی دولت ضروری ہے

شہنشاہِ مدینہ ﷺ کی اگر مطلوب ہے الفت
مجاہد کی تمھارے قلب میں الفت ضروری ہے

اگر تم چاہتے ہو خاکساری ، خاکساروں کی
جنابِ عبدِ رب سی دوستو! ہمت ضروری ہے

رضائے کبریا کے پھول مہکیں گے ترے دل سے
خدا کے نیک بندوں کی سدا قربت ضروری ہے

پذیرائی تجھے بھی ہوگی حاصل اہلِ محفل کی
ترے اشعار میں بھی معنوی ندرت ضروری ہے

ہے دانائی علامت ، اہلِ ایماں ، اہلِ تقویٰ کی
"شہادت" مؤمنوں کی بات میں حکمت ضروری ہے

منقبت در شان حضور ہند الولی خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

شاہِ دیں کی عطا غریب نواز
آلِ مشکل کشا غریب نواز

راہبر مقتدا غریب نواز
"ہند کے بادشہ غریب نواز"

نورِ شمس الضحیٰ غریب نواز
پیکرِ ارتضیٰ غریب نواز

جانِ لطف وعطا غریب نواز
شانِ عزّ و عُلا غریب نواز

ماہتابِ علی کی نوری کرن
مہرِ دیں کی ضیا غریب نواز

ہے مہک باغِ مصطفائی کی
گل ہے فردوس کا غریب نواز

تیری بافیض در پہ ہے فریاد
پوری کر التجا غریب نواز

تو اگر ہے غریب تو ڈر کیا
ہے ، شہادت! بڑا غریب نواز

منقبت درشان خلیفۂ اول
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خامۂ عشق و وفا! لکھ نغمہ یار غار کا
ہے بلند و بالا جگ میں رتبہ یار غار کا

اہلِ الفت پر عیاں ہے، اس سے، ان کا مرتبہ
گنبدِ خضرا میں ، ہونا ، روضہ یار غار کا

مِہرِ آلام ومصائب کی تمازت کیا کرے
جب کہ ہے امت کے سر پر سایہ یار غار کا

تشنہ کامو! تشنگی اپنی بجھالو آج تم
قطرۂ شاہِ امم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے دریا یار غار کا

ان کی عظمت حیطۂ تحریر میں کیا آ سکے
"مصطفیٰ ہی جانتے ہیں رتبہ یار غار کا"

اے ''شہادت!'' ورطۂ حیرت میں ہے فکر وعمل
کر رہا ہے رب بیاں خود تقویٰ یار غار کا

منقبت
درحضور حافظ ملت رضی اللہ تعالی عنہ

رہرو راہِ صحابہ حضرت عبد العزیز
پرتو صبر قتادہ حضرت عبد العزیز

عزم و ہمت کا ہمالہ حضرت عبد العزیز
علم و حکمت کا اجالا حضرت عبد العزیز

عشق و عرفاں کا منارہ حضرت عبد العزیز
فیض کا سیال چشمہ حضرت عبد العزیز

قائد اہلِ سنن ہیں ، پیکر رشد و ہدی
نائب صدر الشریعہ حضرت عبد العزیز

حوصلے سے اپنے صحرا کو گلستاں کردیا
عزم فاروقی کا جلوہ حضرت عبد العزیز

درسگاہِ فیض سے لاکھوں گہر پیدا ہوئے
علم کا تھے کارخانہ حضرت عبد العزیز

بر زمیں ہو کام اور زیرِ زمیں آرام ہو
آپ کا زریں مقولہ حضرت عبد العزیز

دیکھ کر روشن ہوا ہے شیشۂ قلب و جگر
"جشنِ زریں" کا اجالا حضرت عبد العزیز

زندگی میں ہے اگر چہ مشکلوں کا سامنا
ہیں ''شہادت'' کا سہارا حضرت عبد العزیز

تہنیت در شان پیر طریقت رہبر شریعت
حضور حبیب ملت زید فیضہ

ہم غریبوں پہ ہو فیضان حبیب ملت
تم اڑیسہ کے ہو سلطان حبیب ملت

اپنی گدی پہ مجاہد نے بٹھایا تجھ کو
اسلیے تو ہوا ذیشان حبیب ملت

مدحت سرور کونین لکھوں ہر لمحہ
اپنا بس ہے یہی ارمان حبیب ملت

تیرے نانا ہیں مربی ترے مشفق، ناصح
جو کہ ہیں بندۂ رحمان حبیب ملت

زندگانی کا سفینہ ہے بلا کی زد میں
کیجیے مشکلیں آسان حبیب ملت

سنت شاہِ مدینہ کے مکمل تابع
واہ رے عامل قرآن حبیب ملت

ان کے رخسار کو دیکھو، قدم ان کے چومو
رب کے ہو آیے ہیں مہمان حبیب ملت

کیوں ''شہادت'' نہ کروں مدح و ستائش ان کی
مجھ پہ بھی کرتے ہیں احسان حبیب ملت

تہنیت درشان آقائی ومولائی، سیدی حضور حبیب ملت علامہ الحاج غلام محمد حبیبی قادری مدظلہ العالی

میرا مقصد مرا منشا ہے حبیب ملت
میری امید و تمنا ہے حبیب ملت
میرا ماویٰ، مرا ملجا ہے حبیب ملت
میرا مرشد، مرا آقا ہے حبیب ملت
جس کی خوشبو سے معطر ہے حبیبی گلشن
وہ "حبیبی گل تازہ" ہے حبیب ملت
زندگی جس کی گزرتی ہے اطاعت میں سدا
رب تعالیٰ کا وہ بندہ ہے حبیب ملت
یہ مجاہد تو کمالات کے سورج ٹھہرے
ان کی عظمت کا اجالا ہے حبیب ملت
کس کے دربار میں جاؤں، کروں فریاد کہاں
مجھ سے بے کس کا سہارا ہے حبیب ملت
مرتبہ تیرا نہ کیوں اوج فلک کو پہنچے
جب مجاہد ترا نانا ہے، حبیب ملت!
کیوں الجھتے ہو جھگڑتے ہو بتاؤ اس سے
یہ مجاہد کا دلارا ہے حبیب ملت
وہ مجاہد کا ہے دشمن، جو ہے اس کا دشمن
کیوں کہ ان کا ہی چہیتا ہے حبیب ملت
کیوں ''شہادت نہ کرے عشق تیرے نانا سے
جب کہ تیرا یہ خلیفہ ہے حبیب ملت!

ترانۂ جامعہ
دار العلوم مجاہد ملت، دھامنگر شریف اڑیسہ

یادِ گارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

پھول ہے ، غنچہ ہے اور ہے گلستاں
نجم ہے ، ماہ ہے ، شمس اور آسماں
مسلکِ اعلیٰ حضرت کا تو ترجُماں
عشق و الفت کا تجھ میں ہے رنگِ وفا
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

تو ہے تعبیرِ خوابِ مجاہد پیا
فیض خواجہ معیں لطفِ غوث الوریٰ
اور فیضانِ نوری و حامد رضا
یعنی تجھ میں ہیں برکاتِ کل اولیا
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

جب نواسے کا تجھ میں ہے خونِ جگر
کیوں نہ ہو پھر مجاہد کا فیضِ نظر
تیرے گوشے سے ظاہر ہے علمی اثر
ہے منارے میں تیرے ، حبیبی ضیا
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

قول ، رحمٰن کا ، قول سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دلرُبا نغمہ ہے تجھ میں صبح و مسا
تجھ میں قرآن و سنت کا ہے فلسفہ
تجھ پہ قربان کیوں ہو نہ جانِ وفا
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

فاضلِ اشرفیہ ہیں استاذ سب
ازہری ، شمسی ہیں اتالیق اب
فارغیں جامعہ کے ہیں سب با ادب
ہیں معلم ترے ، سب ہی باحوصلہ
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

عشقِ سرکار کا ہے تو کامل نشاں
تو سنبھالے ہے تبلیغ کی ہر کماں
دینِ اِسلام کا تو ہے اک پاسباں
چار سو تیری خدمت کا ہے غلغلہ
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا

علمِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کارخانہ ہے تو
بن رہے ہیں سپاہی جہاں خوب رو
کرتے ہیں دین کے کام جو کُو بکو
ہے "شہادت" بھی طالب ترے فیض کا
یادگارِ مجاہد ہے تو جامعہ
تجھ میں جاری ہے ہر وقت فیضِ رضا